رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

# الحکم

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم با تو گر آئی چہ دار قادیان بینی || دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵؎ (۲) خواص معاونین سے ۱۰؎ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذہب والون سے ۱۲؎ -
(۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے دو روپیہ بارہ آنے (۲؎ ۱۲)

نمبر ۴۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۶ - رمضان المعظم ۱۳۲۳ھ | جلد ۹


## فہرست مضامین



## روزانہ الحکم کا اجرا

وہ لوگ جن کے دل مین الحکم کی خاص وقعت ہے اور اسے اپنی ضروریات زندگی کا ایک لاینفک جزو سمجھتے ہین الحکم کے روزانہ اجرا پر مسرت بخش اور حوصلہ افزا تحریرین بھیج رہے ہین جو امید دلاتی ہین کہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۰۵ء تک مطلوبہ درخواستین پوری ہوجائینگی - ابھی تک جسقدر درخواستین آئی ہین گو ان کی تعداد کیسی ہی کم ہو مگر اس حیثیت سے کہ اجرائے روزانہ کیلئے جسقدر درخواستین سر دست تجویز کی گئی تھین انمین صرف پچاس درخواستوں کی کمی ہے - گویا نصف درخواستین آچکی ہین - تو یہ کمی کمی نہین بلکہ اطمینان بخش ہے - مین اب روزانہ کی ضرورت اور اہمیت پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہین سمجھتا بلکہ قدردان و سرپرستان الحکم کو مناسب ہے کہ وہ اس تعداد کو پورا کرین - جن حضرات نے ابھی تک اپنی درخواستین نہین بھیجی ہین - وہ بلا توقف بھیجدین روزانہ کی صورت اور ترتیب کا اندازہ کرنیکے لئے ۳۰ - نومبر ۱۹۰۵ء کے الحکم کے ساتھ نمونہ کا ایک پرچہ شایع کر دیا جائیگا - مین اس سے زیادہ کچھ نہین کرسکتا اگر قوم نے پسند کیا اور اسکی خریداری اور اعانت مین ہاتھ بٹایا اور درخواستین پوری ہوگئین تو انشاء اللہ العزیز اسکا اجراء ہوجائیگا ورنہ جیسا مینے پہلے ظاہر کیا تھا - مین اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کیوقت کا انتظار کرونگا جو روزانہ کے اجراء کے کیلئے مقدر ہوگا - وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -

بعض احباب نے قیمت کے متعلق بھی لکھا ہے کہ موجودہ اردو کے روزانہ اخباروں سے زیادہ ہے - یہ سچ ہے مگر اسکی وجہ صرف کمی اشاعت اور قادیان ایسے مقام سے اس کا اجراء ہے - مین لکھ چکا ہون کہ جبوقت اشاعت چہ سَو ہوجائیگی - فوراً قیمت ۱۵؎ سالانہ کر دی جائیگی اور حجم بھی بڑھا دیا جائیگا - آیندہ جسطرح رب کریم کو منظور ہو

خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

## دار الامان کا ہفتہ

(۱) اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت الحمد للہ اچھے ہین -

(۲) حضرت حکیم الامۃ کی صحت بھی نسبتاً اچھی ہے اور وہ بدستور خدمتِ دین و اشاعت کلام مبین مین مصروف -

(۳) مولوی عزیز بخش صاحب بی - اے ریکارڈ کیپر ڈیرہ غازیخان مع اہل و عیال سعادت اندوز حضرت ہوئے ہین - انکی طبیعت کسی قدر ناساز ہوگئی تھی - الحمد للہ اب اچھے ہین -

ایسا ہی چودہری غلام احمد صاحب بی - اے انسپکٹر ڈاکخانجات ایک ماہ کی بیئے رخصت لیکر یہان آنے والے ہین -

(۴) ہفتہ زیر اشاعت کے الہامات اور رؤیا درج ذیل ہین -

## تازہ الہامات و رؤیا

۱۹ - نومبر ۱۹۰۵ء - کمبل مین لپیٹ کر صبح قبر مین رکھدو - ایک رؤیا مین دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہین ہوا خفیف سا خون نکلا ہے والد صاحب مرحوم نے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اسکا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فکر کی بات نہین -

۲۰ - نومبر ۱۹۰۵ء - اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - اے رسول اللہ کے بیٹے -

(۲) سب مسلمانون کو جو روئے زمین پر ہین - جمع کرو - عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ -

چندروز ہوئے - مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رؤیا مین دیکھا - پہلے کچھ باتین ہوئین - پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہین - آؤ ان سے دعا کرائین - تب مینے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین - کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے - اس کے جواب مین انہون نے کہا - تحصیلدار - مین نے کہا - یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہین - جس امر کے واسطے مین نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے - آپ وہ دعا کرین - تب انہون نے دعا کے واسطے سینہ تک ہاتھ اٹھائے - مگر اونچے نہ کئے - اور کہا اکیس - مین نے کہا - کھول کر بیان کرو - مگر انہون نے کچھ کھولکر نہ بیان کیا - اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے - اور پھر چلے گئے -

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہین - ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا - دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان مین باہم عدل قایم کرنا - اسی طرح مسیح موعودؑ کا یہ کام ہے - کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے - اور توحید کو زمین پر پھیلاوے - دوسرے یہ کہ حکم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل پر قایم کرے -

## درخواست دعا

۱ - ماسٹر عبد الحق صاحب سابق سب پوسٹماسٹر بدستور دعا کی درخواست کرتے ہین -

۲ - ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم مصنف انتشار الاسلام عرصہ سے بیمار ہین ان کے لئے دعا کی جاوے -

۳ - ایڈیٹر الحکم کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی اور قومی ذمہ داریون کے ادا کرنے کی توفیق دے -

اترے - سیڑہیون کے نیچے افسران اسٹاف جمع تھے - جن مین سب سے نامور سر پرتاب سنگہ آنریری کرنل امپیریل کیڈٹ کور تھے - جسوقت ہزرائل ہائینس نے ہندوستان مین قدم رکہا سر پرتاب سنگہ نے مناسب طریقہ سے سلام کیا - اس کے بعد چند منٹ تک حضور ولیعہد بہادر نے اپنے اسٹاف سے گفتگو کی - اسکے بعد مین لارڈ کرزن و ہزرائل ہائینس و لیڈی کرزن وہ سیڑہیون پر چڑہکر بندر کو روانہ ہوئے - جہان اعلےٰ حکام ان کا انتظار کر رہے تھے - ہزرائل ہائینس وائس ایڈمیرل کی ٹھنڈی سفید گرمیون کی وردی پہنے ہوئے تھے - سر پر آفتابی خود تہا صرف نمائیشی چیز ستارہ ہند کا فیتہ تہا - ہزرائل ہائینس کی پوشاک بھی بالکل سادہ تہی - اور وہ انڈین آرڈر کا تمغہ زیب تن کئے ہوئے تھین -

ہزرائل ہائینس کی صحت نہایت اچھی معلوم ہوتی تہی اور بحری سفر کی وجہ سے وہ اور بہی قوی ہو گئے تھے - اعلےٰ احکام اور ہندوستانی والیان ریاست پیش کئے گئے - اس کے بعد رائل پارٹی میونسپلٹی کا ایڈریس لینے کے لئے دوسری جانب متوجہ ہوئے - ایڈریس سر فیروزشاہ مہتہ نے پڑہا - جسکا جواب ہزرائل ہائینس نے صاف اور گونجتے ہوئے الفاظ مین دیا جنہین سب لوگ سُن سکے - ہار پہننے کے بعد دیر رائل ہائینسز معہ جلوس شہر مین ہو کر گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہوئے - سڑکون پر دو رویہ جم غفیر تہا - لوگ نہایت خلوص کا اظہار کر رہے تہے شہر کی سجاوٹ اعلےٰ پیمانہ پر تہی - ۱۲ - بجے رات کے حضور ویسرائے آگرہ کو روانہ ہو گئے -

## حضور ولیعہد بہادر کی پہلی تقریر

۹ - نومبر کو بمبئی میونسپل کارپوریشن ...... کے ایڈریس کا ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز نے جو جواب دیا تہا - اُسکا خلاصہ حسب ذیل ہے -

مسٹر پریسیڈنٹ اینڈ جنٹلمین آف دی میونسپل کارپوریشن آف بمبئی ! آپ نے ازراہ لطف و مہربانی پرنسس آف ویلز کا اور میرا جو خیر مقدم کیا ہے اس کے لئے مین آپ کا نہایت صدق دل سے ممنون ہون - آپنے جو ان کے یہان ہونے کا ذکر کیا ہے اس سے ہم دونون نہایت موثر ہوئے ہین - درحقیقت وہ ان سواحل پر قدم رکہنے کے لئے پہلی پرنسس آف ویلز ہونے پر نازان ہین - آپ کے ایڈریس کے الفاظ با این ہمہ فصاحت جو کچہ آج ہم یہان دیکھتے ہین - اس سے ہماری ہم جنس رعایا کو جو سلطنت کے دوسرے حصون مین ہین - مطلع نہین کر سکتے - نہ وہ ہندوستان کے اس عظیم الشان مغربی بندر کے باشندون کی جو اس شاندار رسم مین شریک ہین - کوشش اور عقیدت مندی کو کما حقہ سمجھ سکتے ہین - ٹہیک ۳۰ سال ہوئے - کل کی بات ہے - میرے پیارے والد ملک معظم اسی جگہ کے قریب کہڑے ہوئے فرما رہے تھے - کہ ہندوستان دیکہنا میرے لئے خواب وخیال تہا - یہی کیفیت میری اور پرنسس کی تہی - اور جس طریقہ سے آپ اور آپ کے رفقاء ان خوابون کو معرض ظہور مین لائے اسکے لئے ہم آپ کے تہ دل سے ممنون ہین - اس طرح اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے مین ہم اس رسم کو پورا کرتے ہین - جو انہون نے قایم کر دی ہے - اور جو مین یقین کرتا ہون - نسلاً بعد نسل دوہرائی جاتی رہے گی مجھے امید ہے - بلکہ یقین ہے - کہ وہی بحث آمیز دلچسپی اس بڑے ملک کے ساتھ جو ہندوستان آنے سے میرے والد کے دل مین پیدا ہو گئی تہی - اور اس کے بعد سے کبھی زائل نہین ہوئی - وہی ہمین حاصل ہو گی اگر اس وسیع سلطنت کے مختلف ممالک کے سفر کے دوران مین پرنسس اور مین باشندگان ہند کی ہمدردی اور عقیدت مندی حاصل کر سکین تو ہم اس سفر کا جس کا ہمین موقع ملا ہے - نتیجہ بہم پائینگے - چار سال ہوئے ہز میجسٹی کی ماورا البحر قلمرو کو جو قابل یادگار اور خوش نصیب مشن گئی تہی - اس کی یہ آخری منزل ہے - اگرچہ اس شہر مین ہم بالکل اجنبی ہین لیکن آپ کی کوششون اور کامیابیون کے متعلق ہم نے بہت کچہ پڑہا اور سُنا ہے - مغربی ہند کا صدر مقام اور ایسا بندرگاہ ہونیکی حیثیت سے جو اس مشرقی براعظم اور یورپ کو ملاتا ہے - بمبئی کو شاید ہر دوسرے مشرقی شہر سے زیادہ اپنے آپ کو زمانہ حال کی ضروریات زندگی کے مطابق کرنا پڑا ہے - اسے اپنے درجہ کے مطابق رہنا پڑتا ہے - اور خوشنما اور دلکش سرزمین کا دروازہ ہونے کی حیثیت سے یہ درجہ کسی قدر بہاری ہے لیکن اگر مین سمندر کے مختصر اثر اور جو کچہ یہان دیکھ رہا ہون اس سے اندازہ کرون - تو بمبئی نے اپنے احسانات مین کمی نہین کی - علاوہ اپنی عمارات کی خوبصورتی اور قدرتی فوائد کے اُسے تجارتی سہولتون اور ۸ لاکہہ باشندون کی صحت اور بہبودی کا خیال ہے - مین خوش ہون - کہ نئی گودی اور پہلی بڑی گلی کو جو کمیٹی توسیع شہر نے تعمیر کی ہے مجہہ سے منسوب کیا گیا ہے - اور تمام بڑے بڑے شہرون کی طرح جن کا مدار تجارت پر ہے - بمبئی پر بہی مختلف حالتین گذری ہین - اور آپ کی میونسپل تاریخ ہماری سلطنت کے بہت سے دوسرے شہرون سے مشابہ - جن کی مین نے سیر کی ہے آپ کی سرسبزی کے زمانہ مین آپ کو ویسی عمارتین اور دوسری چیزین مل گئی ہین جن پر آپ بخوبی فخر کر سکتے ہین - لیکن آپ کی آبادی بہی بہت بڑی ہے - اور آپ اب راہ عقلمندی ایسے مسائل کی جانب متوجہ ہو گئے ہین - جو مغرب مین ہمین مصروف کئے ہوئے ہین - یعنی وسیع گلیان اور صحت بخش حرفتی مقامات - مسٹر چیرمین ! مین آپ کی اور تمام ان لوگون کی جو بمبئی کی بہبودی کے لئے کام کر رہے ہین - ترقی متمنی ہون - میرے خیال مین اس سے زیادہ فیاضانہ کوئی کام نہین ہے - کہ کوئی شخص اپنے شہر کی ترقی کے لئے کچہ کرے - اس قسم کے سفرون مین جیسا اب پرنسس کو اور مجھے درپیش ہے - ایک نقص ہے - تمام چیز دیکھنے کا وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے - جو لوگ ہمارے استقبال مین شریک ہوئے ہین - ہم انہین فرداً فرداً نہین بتا سکتے - کہ ہم کتنے ممنون ہین - مجھے اپنے والد اور اپنے گذشتہ فرمانروا آپ کی پہلی ملکہ قیصرہ سے ہندوستان اور ہندوستانیون کی محبت ورا ثتہً ملی ہے - عنوان شباب ہی سے مینے ہندوستان کے نام کو مہربانی وفاداری ملاطفت اور بہادری جیسے اوصاف سے منسوب کیا ہے اور مجھے ذرا بہی شک نہین ہے - کہ ابتدائی خیالات آیندہ چند ماہ کے تجربہ سے قوی و مستحکم ہو جائینگے - جیسا کہ ہم چاہتے ہین ہم آپ کی کل انسٹیٹیوشین نہین دیکھ سکتے - لیکن ہمین امید ہے کہ ہندوستان کے دیگر حصون مین اسی قسم کی دوسری انسٹیٹیوشنون کا کچہ حال معلوم کر سکین گے ہم دونون کو امید ہے کہ ہم اپنے ساتھ وطن کو نہ صرف ہندوستانیون کی ہمدردی اور محبت بلکہ ہندوستان کی ضروریات اور مسائل کے ساتھ بڑی ہوئی دلچسپی بھی لیجائینگے - اور مختلف سرکاری وغیر سرکاری برٹش وہندوستانی طبقون سے واقفیت پیدا ہو جائے گی جو خدا کے فضل سے ایک ہی مقصد کے لئے کام کر رہے ہین - یعنی ہندوستان کی بہبودی اور اس کے باشندون کی خوشی وخرمی مین ملک معظم سے آپ کی اس وفاداری اور عقیدت مندی کا ضرور ذکر کرونگا - جو آپ کو ان کے تاج اور ذات سے ہے اور یہ یاد کرکے کہ آج ہم ہز میجسٹی کی سالگرہ منا رہے ہین - یہ خبر ان کی خاص مسرت کا باعث ہوگی - اور مجھے یقین ہے - کہ یہ بڑی جماعت میرے ساتھ یہ دعا کرنے مین شریک ہوگی کہ یہ دن سالہا سال تک آتا رہے -



## حضور ولیعہد بہادر کی سیاحت ہند

### ولیعہد بہادر بمبئی مین

الگزنڈرا گودی سے دیر رائل ہائینسز سیدہے رائل بمبئی یکٹ کلب کو چائے نوشی کے لئے گئے آنریبل مسٹر سفز چیرمین اور مسٹر والٹرنیگ آنریری سکرٹری نے استقبال کیا - پارٹی مین ہز اکسلنسی گورنر اور لیڈی ایمپتھل بھی تھین - دیر رائل ہائینسز نے کلب مین ایک گہنٹہ صرف کیا - اور پارکنشائرز کا بینڈ سننے - اور ان لوگون سے باتین کرتے رہے - جن کو شرف باریابی حاصل ہوتا تہا - ۱۰ کی شام کو ڈنر کے بعد دیر رائل ہائینسز ہائیکلا کلب کے جلسہ بال مین شریک ہوئے - آراستگی ایسی اعلےٰ پیمانہ پر کی گئی تہی کہ کلب کی معمولی عمارت پری خانہ بن گئی تھی - کلب کے دروازہ پر روشنی کا ایسا انتظام تہا کہ درختون اور جہاڑیون مین بہی بتیان لگی ہوئی تہین - ایک خوبصورت شامیانہ بہی طیار کیا گیا تہا - بال کے کمرہ کی دیوارون پر ایسے نقش ونگار سے آراستہ کیا گیا تہا کہ طلائی کام کا شبہ ہوتا تہا - دیر رائل ہائینسز کیلئے ایک ڈرائینگ روم خاص طور پر تیار کرکے اُسے فرانسیسی وضع پر سجایا گیا تہا - کلب کے احاطہ ہی مین شامیانے اور مسقف روشین تیار کی گئی تھین - جن مین دو ہزار سے زیادہ چینی قندیل اور بے شمار چہوٹی بتیان روشن تہین - ۱۴ نومبر کو گورنمنٹ ہاؤس مین ہزرائل ہائینس نے مسٹر اسٹینگ ولیم ایجرلی اور مسٹر ہربرٹ جارج جبل کمشنر پولیس کو تمغے دئیے مسٹر سیٹون جیکب اور مسٹر کریم بہائی ابراہیم کو بہی تمغے عطا ہوئے - اس موقع پر ہز اکسلنسی گورنر بہی موجود تہے ہزرائل ہائینس نے پرائیویٹ طور پر شہر کے حسب ذیل ۵ سربرآوردہ لوگون کو شرف باریابی بخشا - سر جمسیٹ جی جی جی بہائی - مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی بہنڈارکر - مسٹر بی - ایم ملاباری اور سر فیروزشاہ مہتہ - اس کے بعد ہزرائل ہائینس کے راج کمار کالج

راجکوٹ کے بائیس ۲۲ لمباردن سے ملاقات کی جن میں پرنس رنجیت سنگھ بھی ہیں شام کو مشہو مندر الفنٹا کی سیر کا وقت تہا۔ لیکن اس کے لئے ضروری تہا۔ کہ سویرے روانہ ہوں۔ اس لئے وٹر رائل ہائینس نے دہوپ کے خیال سے وہان جانا ملتوی کردیا۔ اور اسکی بجائے کشتی مین سوار ہوکر بندرگاہ کا گشت کیا۔ اس موقع پر مسٹر ایف ساؤتہول پاپر سینیر ڈاک ماسٹر ویزرائل ہائینس کے ارشاد کے بموجب پیش کئے گئے۔ اور انہون نے مسٹر پائپر کو مٹی کے تیل کی کشتی مین آگ لگ جانے کے وقت بہادری دکہلانے پر مبارکباد دی بعد ازان جنگی جہاز پر ڈنر تناول فرمایا۔ اور اپابندر سے بی بی سی آئی۔ ریلوے سے اندرون ملک کے پہلے سفر پر روانہ ہوئے۔ ایک کثیر التعداد گروہ نے خیر باد کہا۔

۱۴ کی شب کو شہر مین نہایت اعلےٰ پیمانہ پر روشنی کا انتظام تھا۔ بمبئی مین ایسی روشنی اور رونق دچہل پہل کبھی نہین ہوئی تہی جس سے تمام پہلے نظارے ماند پڑ گئے تھے تمام پبلک عمارتین رشک عروس بنی ہوئی تہین۔ گورنمنٹ ہاؤس ہزارون رنگارنگ بتیون سے بقعۂ نور نظر آتا تہا۔ جو گلیان نسبتاً تنگ ہین۔ ان مین روشنی ایک سمت سے دوسری سمت تک مسلسل ہوگئی۔ اور روشنی کی چہت بن گئی تہی۔ بندرگاہ مین تمام جہازون پر برقی روشنی تہی حقیقۃً ...... پر تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ آتشبازی چہوٹ رہی ہے ہزارون کی تعداد مین تماشائی قرب جوار سے آگئے تہے۔ پولس کا انتظام ایسا عمدہ تہا کہ باوجود اس بہیڑ بہاڑ کے کسی قسم کی بدمزگی نہین ہوئی۔ جلوس ۶ بجے شام کے نکلا تہا۔ لیکن عام نگاہین آدہی رات گذرنے پر بہی اس دلفریب نظارہ سے سیر نہین ہوئی تہین۔ اور یہ معلوم ہوتا تہا۔ کہ سارا شہر گہرون سے نکل پڑا ہے۔

## ولیعہد صاحب کا پروگرام لاہور

چٹھی آمدہ گورنمنٹ پنجاب سے معلوم ہوا ہے کہ حضور پرنس آف ویلز بہادر ۲۰۔ نومبر کو ۱۲ بجے دن کے وقت لاہور تشریف لائین گے۔ ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب وافسران ورؤسا کے خیر مقدم کرین گے اور ۲۲ خاندانی مستورات حضور پرنسس آف ویلز کا خیر مقدم کرین گی۔ ان بعد حضور پرنسز وپرنسس آف ویلز معہ شاہی جلوس کے اسٹیشن سے روانہ ہوکر انارکلی بازار ہوتے ہوئے گول سڑک سے قلعہ مین جائین گے۔ راستہ مین سے تمام راجگان ورؤساء شامل جلوس ہون گے وہان سے جلوس ضلع کی کچہری کے سامنے سے ہوتا ہوا انارکلی بازار مین جائیگا جہان میونسپل کمیٹی ایڈریس دیگا۔ اسی شام کو لارنس ہال مین صوبے کے شرفاء کی ملاقاتین ہون گی۔ ۲۹۔ نومبر کو والیان ریاست سے ملاقات ہوگی اور دوپہر کو شاہزادی صاحبہ ڈفرن ہسپتال معائنہ کرین گی رات کو شالامار باغ مین جلسہ ہوگا۔ ۳۰۔ نومبر کو والیان ریاست سے ملاقات بازدید ہوگی اور دوپہر کو ایچیسن کالج تشریف لیجائین گے رات کو حضور کے انگریزون کیطرف سے جلسہ بال دیا جاویگا۔ یکم دسمبر کو میدان اچہرا مین امپیریل سروس ٹروپس کا ملاحظہ ہوگا۔ اور دوپہر کو لیڈی ریواز صاحبہ دعوت دین گی۔ شام کو چوبرجی کے قریب آتشبازی ہوگی اور رات کو ۱۰½ بجے حضور موصوف پشاور کی طرف روانہ ہون گے۔

## برہما کا پروگرام

برہما کے لئے شاہی سیاحت کا مکمل پروگرام حسب ذیل ہے۔

رنگون مین پبلک داخلہ ۱۲۔ جنوری روز شنبہ وقت ۸½ بجے صبح۔ میونسپل ایڈریس۔ نشئی وکٹوریا۔ پارک بوقت ۴½ بجے شام شرکت شاہی ضیافت ۸½ بجے شام۔

یکشنبہ:۔ نماز اور شوئی ڈیگن پیگوڈا کی سیر۔

دوشنبہ:۔ ۱۱ بجے صبح ٹیک یارڈز کی سیر۔ گارڈن پارٹی مین شرکت۔ جہیل اور ڈلہوزی پارک مین ۹½ بجے شام کے روشنی کا معائنہ مانڈلے کو پرائیویٹ روانگی ۱۱ بجے شام۔

سہ شنبہ:۔ مانڈلے مین پبلک داخلہ ۴½ بجے شام۔ میونسپل ایڈریس۔

چہارشنبہ:۔ صبح کو محل۔ ارلکان پیگوڈا اور زگیو بازار کا معائنہ چار بجے شام کے گارڈن پارٹی۔ اور کشتیون کی دوڑ۔ گیارہ بجے شب کے پرائیویٹ روانگی۔

پنجشنبہ:۔ سارا دن دریا کی سیر مین صرف ہوگا۔

جمعہ:۔ پوکہی مین مرغابی کا شکار۔

شنبہ:۔ پردم مین پرائیویٹ درود۔ رنگون ۷½ بجے صبح کے پہنچ جائینگے۔ یکشنبہ کو ۸ بجے صبح کے مدراس کو پرائیویٹ طور پر روانہ ہو جائین گے۔

## ایک ضروری خط

ہیں ایک احباب لائق احترام مخدوم چودہری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ نے روزانہ کے متعلق مجھے ایک خط لکھا ہے جو کم از کم مین چاہتا ہون کہ الحکم کے ناظرین ضرور پڑھ لین۔ بحالات موجودہ آخر مین چودہری صاحب نے مجھے روزانہ کے اجراء سے روکا ہے لیکن ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ **کیون**! اسلئے مین امید کرتا ہون کہ چودہری صاحب کا یہ خط نہایت غور سے ناظرین الحکم پڑہین گے اور ان امور کی تکمیل کی طرف توجہ کرین گے جو ضروری ہین۔ چودہری صاحب سلسلہ کے لئے ایک خاص جوش اور قوم کے لئے دل مین **درد** رکہتے ہین پیرانہ سالی مین انہون نے ضلع ہوشیارپور کی احمدی جماعت کی فرد طیار کرنے کیلئے خود سفر کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ایڈیٹر

حامداً ومصلیاً۔ میرے مکرم شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مینے اخبار الحکم مین بعض صاحبان کی پرزور تحریک الحکم کے روزانہ اشاعت کے بارہ مین دیکہی ہے۔ اور جناب کی منشاء درخواست کے آنے پر آمادگی معلوم ہوئی ہے۔ اس معاملہ مین میری جو کچھ ناقص رائے ہے اسکو بھی ظاہر کردینا اسلامی اخوت کا فرض سمجھتا ہون۔ اس امر سے تو انکار نہین ہوسکتا کہ اس اخبار نے اسلام کی اشاعت اور اہل اسلام کی ہدایت مین نہایت سعی اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اور احمدی جماعت کے لئے خصوصاً اسکا وجود نہایت ضروریات مین سے ہے لیکن اب اسکو ترقی دینا اور اعلےٰ پیمانہ پر قائم کرنا دو باتون پر منحصر ہے۔ آپکی ہمت اور قوم کی مدد۔ پہلے امر کی نسبت تو ہم کو کوئی کلام نہین۔ اور آپ اسکو بڑی آسانی سے روزانہ چلاسکتے ہین۔ اب رہا دوسرا امر جسپہ سارا دارومدار ہے۔ اسمین پہلے یہ بات دریافت طلب ہے کہ ہماری جماعت ایسی قوم بن گئی ہے کہ دینی کامون کو نہایت خلوص نیت اور دلی جوش کے ساتہ بسہولیت سرانجام دے سکے مین اپنے علم اور تجربہ سے کہہ سکتا ہون کہ ہنوز دلی دور است۔ کہنے کو تو احمدی جماعت کی تعداد لاکہون تک پہونچ گئی ہے لیکن اگر حضرت اقدس کے ارشاد اور ہدایات کے بموجب دیکہا جائے تو اگر دو لاکہہ مین دو ہزار سچے احمدی اور مسیح موعود کے متبع ہون تو بہت بڑی تعداد ہے اور بہت کچھ کرکے دکہا سکتے ہین۔ مگر چونکہ قوم کے سارے کام میگزین لنگرخانہ مدرسہ ادہورے پڑے ہین۔ اور ہفتہ وار اخبار الحکم نے بھی مناسب اندازہ تک ترقی نہین کی تو ہماری امید اور بھی کمزور اور مایوسی کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ ہماری جماعت مین بہت سے ایسے باثروت اور متمول آدمی موجود ہین۔ کہ اگر وہ صرف الٰہی احکام کی تعمیل کیطرف متوجہ ہون اور اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرین تو قوم کے سارے کام بآسانی حل ہو سکتے ہین۔ مگر ان کے دلون پر مسیح کی تعلیم نے پورا اثر نہین کیا۔ خداوند تعالےٰ نے اسلام کی امداد کے لئے ہمکو بہت اچھا زمانہ عطا فرمایا تہا۔ اگر ہم مین اسلام کی سچی محبت ہوتی تو دنیا مین اسلام ہی اسلام ہوتا جناب من یہ تو میرا ایمان اور یقین ہے کہ اسلام کی اعانت اور حفاظت کے جو وعدے احکم الحاکمین نے اپنے رسول کے ساتہ کئے تہے انکی ایفا کا یہی وقت ہے اور اس شخص کی معرفت پورے ہونگے مگر موجودہ مسلمانونکی یہ قوم وہ قوم نہین ہے جو خدا کے ان وعدون کے ایفا کا ذریعہ بنینگے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کوئی اور ایسی پرجوش اور باہمت قوم اسلام کو عنایت فرما دیگا جو خدا کی منشاء کو پورا کرنیوالی ہوگی۔ صاحب من ضرورت تین قسم کی ہوتی ہے۔ ضروری۔ بہت ضروری۔ اشد ضروری ہمارے لئے اشد ضروری کام غیر ملکون مین اسلام کی اشاعت کا ہے جو بذریعہ میگزین بخوبی پورا ہوسکتا تہا سو اسکی اشاعت مناسب تعداد تک بہی ہم سے نہین ہوسکی۔ دوسرا نہایت ضروری کام ہمارے لئے مدرسہ تہا۔ کیونکہ مسلمانون کی قوم کے بچون کے لئے ایک مدرسہ تہا جو انکو دیندار مسلمان بناکر ہوشیار دنیادار بناسکتا تہا۔ سو اسکی جو کچھ حالت ہے وہ بھی آپ سے پوشیدہ نہین ہے۔ تیسرے ضروری کام مین لنگرخانہ واجراء اخبارات وتصنیف کتب کا کام ہے۔ سو ان تینون کامون کو ذرا سرسری نظر سے ملاحظہ فرماکر آپ بھی الحکم کو روزانہ جاری کردین۔ میری رائے مین آپ ہرگز ہرگز یہ ارادہ نہ فرماوین اگر آپ ایسا کرین گے۔ تو میرے ان الفاظ کو حفاظت سے یاد رکہین " کہ آپ نقصان اٹھائینگے " آپ اسی ہفتہ وار کو ہی ترقی دینے مین سعی کرتے رہین۔ اور اسکی کمیون کے پورا کرنے کی کوشش کرین۔ وما علینا الا البلاغ

آپکا سچا خیر خواہ غلام احمد

# ٹرسٹیان مدرسہ

چار یا پنج سال کا عرصہ ہوا کہ مجلس منتظمہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے ایک تجویز بغرض تقرر ٹرسٹیان مدرسہ شائع کی تہی جس مین ممبری کی شرط صہ ماہوار چندہ کی ادائیگی اور کوئی خدمت رکہی گئی تہی۔ اور مجلس کیطرف سے یہ اعلان کیا گیا تہا۔ کہ بجٹ اور سکیم کا فیصلہ اجلاس ٹرسٹیان مین ہوا کرے گا اور ایک سالانہ رپورٹ سب ٹرسٹیون کی خدمت مین بہیجی جایا کرے گی۔ مگر بعض امور کیوجہ سے نہ کوئی اجلاس ٹرسٹیان ہوا اور نہ ہی ابتک ان باتون پر عمل درآمد ہوا جنکا اعلان کیا گیا تہا۔ اب بعض احباب اور بزرگون کی تحریک سے دوبارہ اس تجویز کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور ٹرسٹیان کا اجلاس آخری ایام دسمبر مین ہوگا جسمین تمام امور کا فیصلہ ہوگا کہ مجلس ٹرسٹیان کے کون کون سے عہدہ دار ہونے چاہئے۔ اور اسکے کیا کیا قواعد ہونے چاہئین۔ اور اس مین احباب کی شمولیت کس طریق پر ہونی چاہیئے اور کون کون سے حقوق یا ذمہ داریان اسکو مدرسہ کے متعلق حاصل ہونی چاہئین۔ بالفعل اس مین صرف وہ احباب شامل سمجہے جاوین گے جنہون نے بجواب سرکلر لیٹر جو منتظمین مدرسہ اور بعض دیگر احباب کیطرف سے شائع ہوئی تہی۔ پانچ روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کیا ہے۔ آخر مین تمام احباب سے یہ میری استدعا ہے کہ جو صاحب توفیق ہوئے انکو ایسے مشورون مین ضرور شامل ہونا چاہئیے تاکہ مدرسہ کا استحکام دن بدن بڑہے اور اسکی حالت روبہ ترقی ہو اور تمام احباب کو اس مدرسہ مین ایک نیا شوق پیدا ہوکر وہ اپنے یا اپنے دوستون اور اقارب کے بچون کو یہانگہ بغرض حصول تعلیم بہیجنے کی کوشش کرین۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے جس سے مدرسہ سے وہ پورا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے جسکے حصول کے لئے اسے قائم کیا گیا ہی۔

اسی اثنا مین یہہ بہی تحریک کرنا چاہتا ہون جیسا کہ سرکلر لیٹر مین بہی ظاہر کیا گیا تہا کہ علاوہ ٹرسٹیان کے ایک گروہ معاونین مدرسہ کا ہو جس مین وہ تمام لوگ شامل ہون جو ایک روپیہ ماہوار چندہ دے سکتے ہون اور اسکو بہی بذریعہ رپورٹ کے وقتاً فوقتاً حالات و آمدنی و اخراجات مدرسہ سے اطلاع رہے۔ اور وہ اسکی بہتری کی تجویز سوچتے رہین۔ اکثر احباب نے جن کے نام چٹہی لکہی گئی تہی۔ ٹرسٹی یا معاون ہونا منظور فرمالیا ہے جنہون نے ابہی تک اطلاع نہین دی وہ بہت جلد مطلع فرما کر مشکور فرماوین۔ ابتداء مین یہ تجویز ہی کی گئی تہی کہ چونکہ خود بخود چندہ دینے مین بعض احباب سے تساہل ہوجاتا ہی اسلئے جو احباب خود بخود ماہوار چندہ بہیجنے کی ذمہ واری نہ اٹہا سکین ان سے اخیر مہینہ پر بذریعہ وی پی انکا ماہوار مقرر کردہ چندہ وصول کرلیا جاوے۔ بعد اس کے بعض دوستون نے یہ کہا کہ وی پی کرنے مین مفت کا نقصان مدرسہ کا ہوگا اور اس لئے وی پی کی تجویز کو ملتوی کر دیا گیا تہا مگر ایک ہی مہینہ کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ وی پی کے ذریعہ وصولی مفید ہے۔ کیونکہ جب زیادہ چندہ جمع ہوجاتا ہے تو اسکا دینا دشوار ہوتا ہے کہ خود بخود بعض وقت یاد نہین رہتا یہ گویا ایک ایسی تحریک ہوگی جس سے احباب کو اپنا مقرر کردہ چندہ وقت پر یاد آجایا کرے گا۔ اور اسکی ضرورت کو بہی وہ محسوس کرسکینگے۔ بنابرین پہر یہی تجویز کی گئی ہے کہ ماسوائے احباب کے جو خود ہی چندہ بہیجنے کی ذمہ داری اٹہاتے ہین دیگر احباب سے بذریعہ وی پی چندہ وصول کرلیا جایا کرے۔ یہ تہوڑا سا خرچ وی پی کا انشاء اللہ بہت سے فوائد کا موجب ہوگا۔

آخر مین یہ التماس ہے کہ وی پی صرف اس لئے بہیجا جائیگا کہ بعض احباب نے خود اس طریق کو پسند فرمایا ہے کہ خود بہیجنے مین بعض وقت کسل ہوجاتا ہے۔ اور بہت بقایا جمع ہو جاتا ہے اور یہ عین موقع پر ایک تحریک ہوجایا کرے گی۔ والا اس سے یہ منشاء ہرگز نہین کہ کسی دوست سے بالکراہ وجبر کچہہ وصول کیا جاوے۔ پس وی پی کو جو احباب بانشراح صدر وصول فرماوین فرماوین ورنہ دفتر مین اطلاع دیدین کہ وہ خود ہی بہیجدیا کرینگے اسکے نام وی پی نہ بہیجا جاوے۔

الراقم۔ محمد علی سکرٹری مجلس منتظمہ مدرسہ

## چندہ بہیجنے والے احباب توجہ کرین

(۱) حضرت اقدس کے نام جو منی آرڈر بہیجا جاوے وہ ایسا ہونا چاہئے۔ جو لنگرخانہ یا صرف حضرت کی ذات خاص کیلئے ہو بعض احباب کل مدات کا روپیہ ایک جگہ حضرت صاحب کے نام بہیجکر پہر اسکی تفصیل دیتے ہین کہ فلان مد مین اسقدر اور فلان فنڈ مین اسقدر جسمین حضرت اقدس کو تکلیف ہوتی ہے آپکے اوقات ایسے فضول حسابون سے خالی ہونے چاہئین۔ اسلئے سوا ان دو مدات کے جنکا ذکر اوپر ہوا احباب روپیہ مدات متعلقہ مین بہیجا کرین۔ یا اگر اکٹہا بہیجنا ہو تو بجائے حضور علیہ السلام کے نام پر بہیجنے کے کسی دوسرے صاحب کے نام بہیجدیا کرین جسکو اس قسم کی تقسیم کی فراغت ہو۔

اسامی آرڈر کوپن عموماً خالی ہوتے ہین یا ایسی ضروری باتین نہین ہوتین۔ مثال کے طور پر بیان کرتا ہون کہ ابہی حضرت اقدس کی جانب سے چند کوپن آئے ہین ان مین سے ایک کوپن پر یہ عبارت ہی عہ چندہ لنگر عہ میگزین۔ عہ مسکین فنڈ عہ کالج فنڈ نام اور پتہ ندارد ہے اب اگر تقسیم کی جائے تو کسطرح اور کس صاحب کے نام یہ روپیہ لکہا جاوے۔ ایک اور کوپن مین ہے کہ للعہ اشاعت میگزین کیلئے بہیجے جاتے ہین نام عبد المجید بی۔ اے درج ہے مگر پتہ ندارد اول تو میگزین کا روپیہ براہ راست بنام منیجر آنا چاہئے اب دوسری دقت یہ ہی کہ رسید کسکو بہیجین ایک تیسرے کوپن مین ہی چندہ لنگر ماہ اکتوبر و نومبر ارسال ہی قبول فرمایا جاوے عاجز عطاء اللہ۔ رقم چندہ درج نہین نہ کوئی تفصیل ہے، نہ فرستندہ کا کوئی پتہ ہی۔ ایک اور کوپن مین درج ہی کہ چندہ لنگرخانہ و مدرسہ اسقدر ارسال ہے مگر تفصیل نہین کہ لنگرخانہ کا کسقدر ہی اور مدرسہ کا کسقدر اور کس کس مہینہ کا پہر نام درج ہے۔ پتہ ندارد۔ ایک کوپن بالکل خالی ہی غرضیکہ سوائے ایک کوپن کے کسی پر کچہہ بہی نہین کسی پر پتہ نہین کسی پر تفصیل نہین غرضیکہ ایسی صورت مین کوپن آتے ہین کہ حساب کتاب صاف نہین بن سکتا۔ پس آئندہ ہر ایک دوست جو چندہ بہیجے کوپن پر پوری رقم۔ اپنا نام اور پتہ۔ تفصیل کہ کس مد کا چندہ ہے کس ماہ کا ہی سب دیا کرین تا حساب صاف رہ سکے۔ الراقم۔ محمد علی۔

## عید آگئی اور اظہار مروت کا وقت آگیا

خدا کا شکر اور اسکی حمد ہے کہ اسنے پہر ایک موقع خدمت کا دین کا ہمین دیا یعنی عید الفطر قریب آگئی ہے۔ سیالکوٹ کی جماعت (جو سابق بالخیرات ہونیکی بڑی حریص ہے) اور خدا کرے کہ ہم مین سے ہر ایک کے دلمین یہ خواہش اور آرزو ہو (آمین) کہ انکی یہ نیک اور مبارک تحریک ہمیشہ عزت اور قدر کی نظر سے دیکہی جائیگی۔ جو انہون نے عید فنڈ کے نام سے کئی سال ہوئے کی ہی اور عملی طور پر اس تحریک کو شروع کیا تہا۔ ہرچند اس تحریک پر عمل ہورہا ہے لیکن مین کہہ سکتا ہون کہ جس درد اور انتظام کے ساتہہ اس پر عمل ہونا چاہئے ابہی تک وہ بات پیدا نہین ہوئی اسلئے کہ عید فنڈ کی تقریباً ایک روپیہ تعلیم الاسلام سکول کی عام اغراض کیلئے منجملہ دیگر مصارف عید کے اپنے اوپر لازم سمجہے۔ پس اس لحاظ سے اگر تین لاکہہ کی جماعت مین سے پانچ ہزار آدمی بہی اس تجویز پر عمل کرلیتے تو عیدین کا عید فنڈ مدرسہ کی عام ضروریات کیلئے کسی مزید چندہ کی ضرورت نہ رہنے دیتا۔ لیکن ایسا نہین ہوا۔ اسلئے مین اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس عید پر عید فنڈ کی تکمیل کا حتمی عہد کرلین اور اپنے گاؤن اور شہر کی جماعت کو خصوصاً اس ضرورت سے آگاہ کرین اور خود عید فنڈ کا روپیہ وصول کرکے اپنی مدرسہ کے نام بہیجدین۔ الحکم کے ایکہزار خریدار اگر پانچ پانچ دوسرے بہائیون سے بہی عید فنڈ وصول کرین تو پانچہزار وہ دے سکتے ہین۔ مگر اس کے لئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکہو کہ یہ مدرسہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کے سلسلہ کی خاص اغراض مین کا ایک جزو ہے اسلئے اسکی تکمیل ان مقاصد کی تکمیل ہے۔ پس ایسے وقت جبکہ محض ذاتی آسائش اور خوشیون کیلئے بیسیون اور صدہا روپیہ خرچ کرتے ہو کیا اللہ تعالےٰ کے لئے ایک روپیہ بہی الگ نہین کرسکتے؟

مین امید کرتا ہون کہ اس عید پر آئے ہوئے عید فنڈ مین گذشتہ سالون کی نسبت نمایان ترقی ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اور قوم اس فنڈ کی تکمیل کے لئے پوری سعی کریگی۔

اسکے علاوہ یہہ بہی یاد رہی کہ صدقۃ الفطر مساکین فنڈ کیلئے بہیجا جاوے اور روپیہ بہیجتے وقت صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی جدا جدا تصریح کردی جاوے ملایا نہ جاوے کیونکہ مساکین فنڈ کا روپیہ بالکل الگ رکہا جاتا ہی اور اسی غرض کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

## کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اسکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میری کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی۔ اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بہی جاتے ہین۔ لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہرطرح سے ہلکے پہلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہرطرح سے آسانی کے ساتہہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجہہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹہے منگوائینگے تو ان کے ساتہہ خاص رعایت بہی کیجائے گی مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو۔ درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو۔ بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی۔

تمام درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہیے۔ فقط

درخواست دعا:۔ منشی محمد صدیق صاحب مدرس مہارا جکے کا بچہ چند یوم سے بیمار ہے اسکے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ بچہ کے لئے دعا کرین۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

# حیرت کی حیرانی

مندرجہ بالا نام کی کتاب کا پہلا حصہ میرے عزیز اور واجب الاحترام بھائی منشی عبد العزیز صاحب دہلوی نے شائع کیا تھا اور پھر حضرت حجۃ اللہ کے قیام دہلی کے ایام میں اسکا دوسرا حصہ بھی شائع کیا۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس کتاب کی جسقدر اشاعت کیضرورت تھی اور وہ ہے اسپر پوری توجہ نہیں کی گئی۔ برادرم منشی عبد العزیز صاحب اس کتاب کی اشاعت سے محض رضاء الٰہی اور اعلائے حق مقصود رکھا ہے۔ اور ایک کثیر تعداد اس سانپ کی اس زہر کے تریاق کیلئے شائع کی جو مرزا حیرت نے اپنے اخبار کے ذریعہ پھیلانا چاہا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں اور اپنے محترم بھائی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں احمدی جماعت کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کتاب کی متعدد جلدوں کی قیمت یا بطور اعانت زرنقد برادرم عبد العزیز کے پاس بھیجدیں تاکہ وہ اسکی مفت اشاعت کے سلسلہ میں وسعت دے سکیں۔ بہرحال اسوقت میرا مقصد اس مضمون پر ایک نوٹ لکھنا ہے جو آج ۲۳ نومبر کی ڈاک میں منشی عبد العزیز صاحب نے الحکم میں شائع ہونے کو بھیجا ہے اگرچہ میں پہلے سے ہی اس امر کا بڑے فخر کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں کہ منشی عبد العزیز صاحب کو اللہ تعالےٰ نے دہلوی سانپ کے کچلنے کے لئے خاص دل دماغ دیا ہے۔ مگر اس مضمون کو پڑھ کر میری مسرت اور ناز اور بھی بڑھ گیا۔ یہ مضمون انہوں نے مرزا حیرت کے چیلنج مباحثہ کے جواب میں لکھا ہے اور طرز اللہ تعالےٰ نے انہیں القا کیا ہے کہ وہ حیرت کے جواب میں ۔۔۔ کی ۔۔۔ ہی تحریریں پیش کیا کرتے ہیں انہوں نے کمال کر دیا ہے۔ میں اس مضمون کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ کاش مرزا حیرت آزاد اخبار نویسی کے مفہوم سے واقف ہوتا۔ اور وہ حق و باطل کے فیصلہ کا دلی خواہشمند ہوتا تو ایسے مضامین اسی اخبار میں چھاپنا اسکا فرض تہا۔ کیا وہ اپنی آزاد منشی اور انصاف پسندی کا ثبوت دے سکتا ہے اس مضمون کو اپنے اخبار میں چھاپ کر؟ کبھی نہیں۔ اب میں کسی لمبی تمہید کے بدون اس مضمون کو درج کرتا ہوں۔ ایڈیٹر

## حضرت اقدس کی دہلی تشریف آوری پر حیرت صاحب کی حیرانی میں مزید اضافہ

گزشتہ

ہوا وہ یہ کہ حیرت صاحب نے حیرت زدہ ہو کر یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن میں حضرت اقدس کو مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ حیرت صاحب کی ان قسم کے چیلنجوں کی حقیقت کا پردہ اچھی طرح سے حیرت کی حیرانی حصہ دوم میں اٹھا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس قسم کی حرکات حیرت صاحب کی معمولی باتوں میں شامل ہیں۔ اب تک تمام مشاہیر قوم کو وہ یکے بعد دیگرے چیلنج دے چکے ہیں اور جب کسی نے انکی ان حرکات پر توجہ نہ کی تو جھوٹی اور بے بنیاد باتیں انکی طرف منسوب کر کے انکو اشتعال دلانے کی کوشش کی تاکہ کسی نہ کسی طرح وہ حیرت صاحب کی طرف توجہ کریں لیکن جب کسی نے بھی حیرت صاحب کو مونہہ نہ لگایا اور انکو قابل خطاب نہ سمجھا تو ان کا مجنے داغ کو مٹانے کیلئے انکی نظرِ قادیانی طرف اور شہیون در چند سے سودا مضامین کے ذریعہ احمدی مشن پر حملے کرنے شروع کر دیئے جنکا قرار واقعی جواب میں حصہ تین ہی دے چکا ہوں۔ حیرت صاحب کا یہ فرض تھا کہ ان رسائل کی طرف توجہ کر کے وہ اپنی حیرانی کو رفع کرنے کی کوشش کرتے لیکن ایسا کرنا تو درکنار اپنے اخبار کے کسی پرچہ میں بھی ان رسائل کا اشارہ تک کرنے کی انکو جرأت نہ ہوئی جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انکا کیا کچھ اثر حیرت صاحب کے دل و دماغ پر ہوا ہے۔ بجائے اسکے کہ وہ ان رسائل کیطرف توجہ کرتے ہیں انہوں نے اس موقعہ کو اپنی نمود کیلئے غنیمت سمجھکر نئے سرے سے حضرت اقدس کو چیلنج دیا۔ میرے محترم بھائی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اس چیلنج کا معقول جواب دیکر خود مناظرہ کرنیکے لئے مستعدی ظاہر کی نیز جماعت دہلی نے بھی ایک اشتہار کے ذریعہ حیرت صاحب کو جواباً لکھا کہ خواہ شیخ صاحب سے اور خواہ مفتی صاحب سے جو دونوں ایڈیٹران اخبار ہونیکی وجہ سے آپ سے مناظرہ کرنیکا حق رکھتے ہیں آپ مناظرہ کر لیں۔ اگر حیرت صاحب کی غرض دراصل حق طلبی ہوتی تو سادگی کے ساتھ مناظرہ کیلئے تیار ہو جاتے لیکن انہوں نے ایک اور اشتہار جواباً شائع کر دیا جسکی چند باتیں غور طلب ہیں۔ اول میں حیرت صاحب کے اشتہار کی اصل عبارت نقل کر دیتا ہوں اور آسانی کیواسطے مختلف مقامات پر نمبر لگاتا جاتا ہوں بعدہٗ اسی سلسلہ سے نمبر وار ہر ایک فقرہ کے متعلق مختصر سی بحث کرونگا۔ تاکہ ناظرین بآسانی اصل حقیقت کو سمجھ لیں۔

حیرت صاحب کے اشتہار کی عبارت یہ ہے :۔ (۱) یعنے یکم نومبر کے کرزن گزٹ میں یہ لکھا تہا کہ آپ آجکل دہلی میں تشریف لائے ہیں یہ موقع بہت اچھا ہے اسکا جواب آپ نے تو دیا نہیں لیکن اپنے مرید کی طرف سے دلوا دیا اور نہ صرف جواب (۲) بلکہ خلاف تہذیب بجہر ذاتی حملے کئے یعنے یہ لکھا کہ مرزا حیرت جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ (۳) حالانکہ میں نے اپنے اخبار میں کوئی خلاف تہذیب بات نہ لکھی تہی نہ انشاء اللہ اب میں لکھونگا۔۔۔۔۔۔ (۴) آپ نے اپنے مرید سے خواہ مخواہ ایک طول طویل جواب لکھوا دیا جس کا سر نہ پیر مرید نے خود ہی شرطیں بھی طے کر لیں اور لکھا کہ ممات و حیات مسیح پر مناظرہ ہوگا (۵) افسوس ہے انہوں نے کرزن گزٹ میں میری گذشتہ تحریریں نہیں دیکھیں میں ایسی بحثوں کو محض لغو اور بیکار سمجھتا ہوں میری طرف سے حضرت مسیح ایک بار نہیں سو بار فوت ہو جاویں اسپر کچھ اسطرح کا دار و مدار نہیں ہے (۶) ہاں ایک شخص کو خواہ مخواہ مسیح ابن مریم تسلیم کر لینا بحث طلب ہے۔"

مذکورہ بالا حیرت زدہ خیالات پر اب میں نمبر وار بحث کرتا ہوں۔

فقرہ نمبر ۱۔ حق و باطل کا لفظ زبان و قلم سے نکال دینے کے لئے تو بہت آسان بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آیا حیرت صاحب نے ان الفاظ کے مفہوم کو سمجھنے کی بھی کبھی تکلیف اوٹھائی ہے یا نہیں اور ان کو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ ان الفاظ کا کیا مفہوم ہے اور جبکہ میں ابھی ثابت کئے دیتا ہوں مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسموقعہ پر حیرت صاحب کی مراد حق و باطل سے حضرت اقدس کا دعویٰ مسیح موعود ہے لیکن حیرت صاحب اپنے اون اعتراضات کے سلسلہ میں جن کا ذکر انہوں نے فقرہ نمبر ۵ میں کیا ہے کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء پر مفصلہ ذیل خیالات ظاہر کر چکے ہیں :۔ "جو جدید مسائل مرزا صاحب اب تک پیش کر چکے ہیں ہمیں ان سے کچھ بحث نہیں اسلئے کہ ہم ان مسائل کو بہت معمولی بات سمجھتے ہیں اگرچہ مرزا صاحب کے حریفوں نے بہت سی ضخیم ضخیم کتابیں ان مسائل میں لکھدی ہیں اور مرزا صاحب سے کئی سال تک ان کی بابت تو تو میں میں رہی۔ مگر ہمارے خیال میں وہ باتیں ایسی نہیں ہیں۔ جنکا ذکر بھی کیا جاوے ہم نہایت فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے ان معاملات میں مرزا صاحب ہی کو ڈگری دیتے ہیں۔"

مذکورہ بالا عبارت کے بعد حیرت صاحب نے دو نمبروں میں وفات مسیح اور انکا کشمیر میں مدفون ہونے کی بابت ڈگری دی ہے اور ان دو ڈگریوں کے بعد نمبر ۳ کو اصلاح سے شروع کیا ہے۔

"تیسری بات یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے کو مثیل مسیح کہتے ہیں اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں آپ مثیل مسیح ہی جبکہ حضور انور صلعم کی مرحوم امت کا ہر فرد مثل انبیائے بنی اسرائیل کے ہے اور ہو سکتا ہے پھر اگر مرزا صاحب مثیل مسیح ہو گئے تو کیا غضب ہو گیا ہمیں اسکی تردید کی کیا ضرورت ہے"

اب کون شخص اسبات سے انکار کر سکتا ہے کہ حق و باطل کے مفہوم کو حیرت صاحب سمجھ ہی نہیں سکتے ہیں بلکہ اس قسم کے الفاظ کی حد قلم و کاغذ تک ہی محدود ہے ان حالات پر میں حیرت صاحب ہی کی کانشنس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایمانداری کے ساتھ اسبات کا فیصلہ کر کے بتائیں کہ کسی معاملہ میں اوّل تو فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے ڈگری دیدینا اور بعد میں اسی کو باطل قرار دینا کیا یہ تنگ دلی اور کم ظرفی کی دلیل نہیں ہے اور کیا آپ کی یہ حرکات ایڈیٹر الحکم کے اون الفاظ کی تصدیق نہیں کرتے جنکو آپ نے لکھا ہے کہ وہ خلاف تہذیب ہیں اور فقرہ نمبر ۲ پر اوپر لکھے جا چکے ہیں۔

فقرہ نمبر ۳۔ حیرت صاحب کے گذشتہ حالات اسبات کی شہادت دے رہے ہیں کہ خلاف تہذیب الفاظ لکھے بغیر وہ مشکل سے کوئی سطر بھی لکھ سکتے ہوں جیسا کہ میں نے حیرت کی حیرانی حصہ دوم میں اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۰۵ء کے اخبار میں حیرت صاحب نے اسی قسم کی امید دلائی تہی کہ آپکے مضامین ہماری جماعت کے متعلق مہذبانہ اور شریفانہ الفاظ میں ہونگے مگر جن الفاظ سے احمدی جماعت اور حضرت اقدس کو یاد کیا ہے اور جنکی فہرست میں رسالہ تہا کے صفحات ۶ و ۷ پر دے چکا ہوں۔ انسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بہٹیار جو اپنے فن میں کامل اور پورا مشتاق ہو ہرگز ان الفاظ سے بڑھکر گالیاں نہیں دے سکتا ہے۔

فقرہ نمبر ۴:۔ شیخ صاحب نے وفات مسیح کے مسئلہ کو مقدم کرنے میں دراصل یہ حکمت کھی تہی کہ میاں حیرت نے اپنی ذاتی تحرات میں کسی جگہ بھی قطعی طور پر یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں لیکن ترجمہ قرآن میں (جسکی بابت میں نے رسالہ حیرت کی حیرانی میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی کرایہ کے آدمی کا کیا ہوا ہے) کسی کرایہ کے آدمی نے اپنے خیالات کو داخل کر دیا ہے ممکن ہے کہ وہ حیرت صاحب کی نظر سے پوشیدہ رہ گئے ہوں۔ اسلئے ترجمہ قرآن کی اصلاح ہو جاوے جس سے عوام الناس کو بھی فائدہ پہنچ جاوے۔

فقرہ نمبر ۵۔ یہ افسوس سب سے پہلے حیرت صاحب پر ہے اسلئے کہ ایڈیٹر الحکم پر تو آپ گذشتہ تحریرات نہ دیکھنے کیوجہ سے افسوس کرتے ہو لیکن تم کو خود یہ پتہ نہیں ہے کہ میں پہلے کیا لکھ چکا ہوں۔ جیسا کہ اوپر ڈگری والے معاملہ میں اسبات کو بھی ثابت کر چکا ہوں اور آپ کی تحریرات سے ہم اسقدر واقف ہیں کہ آپ خود ان سے اسقدر واقف نہیں ہیں اور ان کا حسن و قبح اچھی طرح سے ۳ حصوں میں دکھایا گیا ہے۔

حیرت صاحب نے اپنے اشتہار کے اوس مضمون کے بعد جسپر ابھی میں بحث کر چکا ہوں اسبات پر زور دیکر مضمون کو ختم کیا ہے کہ چونکہ یہ معاملہ مرزا صاحب کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اسلئے انہی کو بالمشافہ مجھسے گفتگو کرنی چاہیئے۔ میاں حیرت کا یہ خیال محض لغو ہے طالب حق کے لئے کیا ۔۔۔ ہے کہ وہ اس قسم کی قیدیں لگاتا پھرے خصوصاً جبکہ دہلی کے مختلف لوگ برابر حضرت اقدس سے بالمشافہ سوال کرتے اور جواب پاتے تہے۔ اگر نمود اور شہرت طلبی کا خیال آپکے دماغ میں نہ ہوتا تو آپ کو بھی ایسا ہی موقع دیا جاتا۔ لیکن جس حالت میں کہ ہمارے پاس اسبات کے کافی ثبوت موجود ہیں کہ آپکی اغراض نمود کے اور کچھ بھی نہیں تو آپ سے خطاب کرنا ہی فضول تہا آپ خود خیال کریں کہ کبھی تو مسیح موعود ہو کر آپ آسمان سے فتح گڑھ کی جہت پر اترتے ہیں کبھی الہامات آنکو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے ایک ایک نقطہ سے اپنے دعویٰ کی تصدیق پیش کریں لیکن جب آپکے اس قسم کے خیالات کو مختلف پہلوؤں سے جانچ کر آپسے کچھ دریافت کیا جاتا ہے تو بجائے اسکے کہ معقول طور پر کچھ بیان کریں عورتوں کی طرح سے آپ کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ " مرزا صاحب یا ان کے مریدوں کا دیتا نہیں آتا ہے وغیرہ وغیرہ " (اسپر حصہ اوّل میں میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔) آپکی اس حالت کیوجہ سے آپسے اعراض کرنا اور حضرت اقدس کا آپ کو خود مخاطب نہ کرنا ضروری تہا۔ یہ چند سطریں میاں حیرت کے اشتہار کے جواب میں عام واقفیت اور فائدہ کے واسطے لکھدی ہیں اسلئے کہ اس بارہ میں میرے پاس کئی خطوط بطور استفسار آ چکے ہیں۔ عبد العزیز از دہلی دفتر نہر جمن مغربی۔

# سفرنامہ دھلی

## ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہؤا

مین نے الحکم کی گذشتہ اشاعت مین وعدہ کیا تہا کہ اگلی اشاعت سے سفر دہلی کا سفرنامہ شایع کرنا شروع کرونگا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مین آج اس سلسلہ کو شروع کرنے کے قابل ہؤا ہون - اللہ تعالےٰ توفیق دے کہ مین اسکو ختم کرسکون۔
آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا
ایڈیٹر

## حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کا تعلق دھلی سے

اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان عظیم الشان نشانات مین سے (جو آپ کی تصدیق دعوے کے رنگ مین اللہ تعالےٰ نے ظاہر کئے ہین) دہلی بہی ایک **مظہر نشان** ہے ۔ میرے اپنے مذاق اور اعتقاد مین یہ سفرنامہ نامکمل رہ جائیگا اگر اس **نشان** کا ذکر مین نہ کرون - اور یہی **نشان حضرت اقدس** کے تعلقات دھلی کا اصل باعث ہے -

ممکن ہے بعض جلد باز طبیعتین سفرنامہ مین ایسی باتون کا اندراج غیر ضروری یا باعث طوالت سمجھین مگر مین اس کی پروا نہین کرونگا۔ اسلئے کہ آیات اللہ کی تلاوت اور تکرار ہمیشہ مومنین کے ازدیاد **ایمان** اور اطمینان کا موجب ہؤا کرتا ہے - اس سے ان کی امیدین اللہ تعالیٰ پر وسیع ہوتی ہین اور انکے ایمان مین رسوخ اور جدّت پیدا ہوتی ہے - اور اس **نشان** ذی شان کا بیان نکرنا گونہ معصیت ہے خود اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فخر کے ساتہہ (جو اما بنعمۃ ربک فحدث کے ماتحت ضروری تہا) اس **نشان** کو ظاہر کیا ہے - اور یہ ایک نشان نہین بلکہ کئی نشانون کا مجموعہ ہے اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود اعلےٰ حضرت ہی کے الفاظ مین ان کا ذکر کیا جاوے - دہو ہذا -

عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہؤا ہے کہ مین نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر چند آدمیون کو ہندوؤن اور مسلمانون مین سے اس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ انا نبشرک بغلام حسین - یعنے ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہین - مین نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سنایا جو ابتک زندہ ہے اور بباعث میرے دعوے مسیحیت کے مخالفون مین سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تہا سنایا اور دو ہندوؤن کو جو آمدورفت رکہتے تہے یعنے شرمپت اور ملاوامل ساکنان قادیان کو بہی سنایا اور لوگون نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس۲۰ سال سے اولاد ہونی موقوف ہوچکی تہی اور دوسری کوئی بیوی نہ تہی - لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابہی لکہتا ہون دہلی مین میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بہی دیا اور تین اور عطا کئے - اس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کرینگے - بشرطیکہ قسم نمونہ نمبر۲ دیکر پوچہا جائے اور حافظ نور احمد سخت مخالف ہے مگر نمونہ نمبر۲ کی قسم اسکو بہی سچ بولنے پر مجبور کریگی -

---

تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہؤا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہؤا ہے ؟ مینے اسکو یہ الہام سنایا جسکو مین کئی دفعہ اپنے مخالفون کو سنا چکا تہا اور وہ یہ ہے کہ **بکرٌ و ثیّبٌ** - جس کے یہ معنے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مین نے ظاہر کئے کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین میرے نکاح مین لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ - چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تہا پورا ہوگیا اور اسوقت بفضلہ تعالےٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہین اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے - مین نہین یقین کرسکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدت عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کرسکے لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر۲ دیجائے تو اس صورت مین امید ہے کہ سچ بول دے -

---

تخمیناً سولہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مین نے شیخ حامد علی اور لالہ شرمپت کہتری ساکن قادیان اور لالہ ملاوامل کہتری ساکن قادیان اور جان محمد مرحوم ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگون کو یہ خبر دی تہی کہ خدا نے اپنے الہام سے مجھے اطلاع دی ہے کہ ایک شریف خاندان مین وہ میری شادی کرے گا اور وہ قوم کے سید ہون گے + اور اس بیوی کو خدا مبارک کرے گا اور اس سے اولاد ہوگی - اور یہ خواب ان ایام مین آئی تہی کہ جب مین بعض اعراض اور امراض کیوجہ سے بہت ہی ضعیف اور کمزور تہا بلکہ قریب ہی وہ زمانہ گذر چکا تہا - جبکہ مجھے دق کی بیماری ہوگئی تہی اور بباعث گوشہ گزینی اور ترک دنیا کے اہتمامات تاہل سے دل سخت کارہ تہا اور عیالداری کے بوجہ سے طبیعت متنفر تہی تو اس حالت پر ملالت کے تصور کے وقت یہ الہام ہؤا تہا

**ہرچہ باید نوعروسے را ہمہ ساماں کنم**

یعنے اس شادی مین تجھے کچھ فکر نہین کرنا چاہئے ان تمام ضروریات کا رفع کرنا میرے ذمہ رہے گا سو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق اس شادی کے بعد ہر ایک بار شادی سے مجھے سبکدوش رکہا اور مجھے بہت آرام پہونچا - کوئی باپ دنیا مین کسی بیٹے کی پرورش نہین کرتا جیسا کہ اس نے میری کی - اور کوئی والدہ پوری ہشیاری سے دن رات اپنے بچّے کی ایسی خبر نہین رکہتی جیسا کہ اس نے میری رکہی - اور جیسا کہ اس نے بہت عرصہ پہلے براہین احمدیہ مین یہ وعدہ کیا تہا کہ **یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ** - ایسا ہی وہ بجا لایا - معاش کا غم کرنے کے لئے کوئی گہڑی اس نے میرے لئے خالی نہ رکہی اور خانہ داری کے مہمات کے لئے کوئی اضطراب اس نے میرے نزدیک آنے نہ دیا - ایک ابتلا مجہکو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تہا اور مین بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تہا - اور دو مرضین یعنے ذیابیطس اور دردسر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تہین جن کے ساتہہ بعض اوقات تشنج قلب بھی تہا اسلئے میری حالت مردی کالعدم تہی اور پیرانہ سالی کے رنگ مین میری زندگی تہی اسلئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستون نے افسوس کیا اور ایک خط جسکو مینے اپنی جماعت کے بہت سے معزز لوگون کو دکہلایا ہے جیسے اخویم مولوی نورالدین صاحب اور اخویم مولوی برہان الدین وغیرہ مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے ہمدردی کی راہ سے میرے پاس بھیجا کہ آپ نے شادی کی ہے اور مجھے حکیم محمد شریف کی زبانی معلوم ہؤا ہے کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تہے - اگر یہ امر آپ کی روحانی قوت سے تعلق رکہتا ہے تو مین اعتراض نہین کرسکتا کیونکہ مین اولیاء اللہ کے خوارق اور روحانی قوتون کا منکر نہین ورنہ ایک بڑے فکر کی بات ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے - یہ ایک چہوٹے سے کاغذ پر رقعہ ہے - جو ابتک اتفاقاً میرے پاس محفوظ رہا ہے اور میری جماعت کے پچاس کے قریب دوستون نے بچشم خود اسکو دیکھ لیا اور خط پہچان لیا ہے اور مجھے امید نہین کہ مولوی محمد حسین صاحب اس سے انکار کرین اور اگر کرین تو پہر حلف دینے سے حقیقت کہل جائیگی - غرض اس ابتلا کے وقت مین نے جناب الٰہی مین دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائین تبلائین اور مین نے کشفی طور پر دیکہا کہ ایک فرشتہ وہ دوائین میرے موُنہ مین ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوا مین نے طیار کی اور اس مین خدا نے اسقدر برکت ڈالدی کہ مین نے دلی یقین سے

---

+ **نوٹ** :- ہمارا خاندان جو ایک ریاست کا خاندان تہا اس مین عادۃ اللہ اسطرح پر واقع ہوئی ہے کہ بعض بزرگ دادیان ہماری شریف سادات کی لڑکیان تہین - چنانچہ خدا تعالےٰ کے بعض الہامات مین بہی اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ اس عاجز کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے اور درحقیقت وہ کشف براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۳ کا جسمین لکہا ہے کہ مین نے دیکہا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکہا ہؤا ہے اس سے بہی یہ اشارہ نکلتا ہے - الہام مندرجہ براہین صفحہ ۴۹۰ مین یہ بشارت دی تہی **سبحان اللہ و تبارک و تعالےٰ زاد مجدک ینقطع آباءک و یبدء منک** یعنے سب پاکیان خدا کے لئے ہین جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا اب سے تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہوگا اور ابتدا خاندان کا تجہہ سے کیا جائیگا یعنے جسطرح ابراہیم علیہ السلام اپنے نئے خاندان کا بانی ہؤا ایسا ہی تو بہی ہوگا کیونکہ الہام مین بار بار اس عاجز کا نام ابراہیم رکہا گیا ہے جیسا کہ براہین صفحہ ۵۶۱ مین یہ الہام ہے **سلام علی ابراھیم صافیناہ و نجّیناہ من الغم - تفرد فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلے** - یعنے اے ابراہیم تجہہ پر سلام ہم نے ابراہیم سے صافی محبت کی اور اس کو غم سے نجات دی - ہم ہی اس بات سے خاص ہین پس اگر تم مقام اصطفاء چاہتے ہو تو تم اس مقام پہ اپنا قدم عبودیت رکہو جو ابراہیم یعنے اس عاجز کا مقام ہے - منہ

معلوم کیا کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کیے گئے۔ اگر دنیا اس بات کو مبالغہ سمجھتی تو میں اس جگہ اس موقع حقہ کو جو اعجازی رنگ میں ہمیشہ کے لئے مجھے عطا کیا گیا یہ تفصیل بیان کرتا تا معلوم ہوتا کہ ہمارے قادر قیوم کے نشان ہر رنگ میں ظہور میں آتے ہیں اور ہر رنگ میں اپنے خاص لوگوں کو وہ خصوصیت عطا کرتا ہے جس میں دنیا کے لوگ شریک نہیں ہو سکتے میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا اس لئے میرا یقین ہے کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

---

قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب۔ ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید ہے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی جن میں سے ایک شیخ حامد علی اور میاں جان محمد اور بعض دوسرے دوست ہیں اور ایسا ہی ہندوؤں میں سے شرمپت اور ملاوامل کھتریان ساکنان قادیان کو قبل از وقت یہ پیشگوئی بتلائی گئی تھی اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہو گئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو مشاہیر اکابر سادات دہلی میں سے ہے جن کو سلطنت چغتائیہ کی طرف سے بہت سے دیہات بطور جاگیر عطا ہوئے تھے اور اب تک اس جاگیر میں سے تقسیم ہو کر اس خاندان کے تمام لوگ جو خواجہ میر درد کے ورثاء ہیں اپنے اپنے حصے پاتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ خاندان دہلوی جس سے دامادی کا مجھے تعلق ہے صرف اسی وجہ سے فضیلت نہیں رکھتا کہ وہ اہل بیت اور سندی سادات ہیں بلکہ اس وجہ سے بھی فضیلت رکھتا ہے کہ یہ لوگ دختر زادہ خواجہ میر درد ہیں اور دہلی میں یہ خاندان سلطنت چغتائیہ کے زمانہ میں اپنی صحت نسب اور شہرت خاندان سیادت اور نجابت اور شرافت میں ایسا مشہور رہا ہے کہ اسی عظمت اور شہرت اور بزرگی خاندان سیادت کی وجہ سے بعض نوابوں نے ان کو لڑکیاں دیں جیسا کہ ریاست لوہارو کا خاندان۔ غرض یہ خاندان اپنی ذاتی خوبیوں اور نجابتوں کی وجہ سے اور نیز خواجہ میر درد کے دختر زادگان ہونے کے باعث سے ایسی عظمت کی نگاہ سے دہلی میں دیکھا جاتا تھا کہ گویا دہلی سے مراد انہی عزیزوں کا وجود تھا۔ سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالےٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے سو اس میں وہ پیشگوئی مخفی ہے جس کی تصریح براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۰ و صفحہ ۵۵۷ میں موجود ہے۔ اور وہ یہ الہام ہے سبحان اللہ تبارک و تعالےٰ زاد مجدک ینقطع آباءک و یبدء منک نصرت بالرعب و احییت بالصدق ایها الصدیق نصرت و قالوا لات حین مناص۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اوسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اوسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اوسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اور عربی الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو بڑی برکتوں والا اور عالی ذات ہے اس نے تیری خاندانی بزرگی کو تیرے وجود کے ساتھ زیادہ کیا۔ اب ایسا ہو گا کہ آئندہ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع کیا جائیگا اور ابتدا خاندان کا تجھ سے ہو گا۔ تجھے رعب کے ساتھ نصرت دی گئی ہے اور صدق کے ساتھ تو اے صدیق زندہ کیا گیا۔ نصرت تیرے شامل حال ہوئی اور دشمنوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور اردو الہام کا خلاصہ یہ ہے کہ میں اپنی قدرت کے نشان دکھلاؤں گا اور ایک چمک پیدا ہو گی جیسا کہ بجلی سے آسمان کے کناروں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس چمک سے میں لوگوں کو دکھلاؤں گا کہ تو سچا ہے اگر دنیا نے قبول نہ کیا تو کیا حرج کہ میں اپنا قبول کرنا لوگوں پر ظاہر کر دوں گا اور جیسا کہ سخت حملوں کے ساتھ تکذیب ہوئی ایسا ہی سخت حملوں کے ساتھ میں تیری سچائی ظاہر کر دونگا۔ غرض اس جگہ عربی الہام میں جیسا کہ نصرت کا لفظ واقع ہے اسی طرح میری خاتون کا نام نصرت جہاں بیگم رکھا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ جہان کو فائدہ پہونچانے کے لئے آسمان سے نصرت شامل حال ہو گی۔ اور اردو الہام جو ابھی لکھا گیا ہے ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مبنی ہے کیونکہ یہ الہام یہ خبر دیتا ہے کہ وہ وقت آتا ہے جو سخت تکذیب ہو گی اور سخت اہانت اور تحقیر ہو گی۔ تب خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور جیسا کہ سختی کے ساتھ تکذیب ہوئی ایسا ہی اللہ تعالےٰ سخت حملوں کے ساتھ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ سچائی کا ثبوت دیگا۔ اور اس کتاب کو پڑھ کر ہر ایک منصف معلوم کرے گا کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی اور الہام مذکورہ بالا یعنے یہ الہام کہ الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے تجھے ہر ایک پہلو اور ہر ایک طرف سے خاندانی نجابت کا شرف بخشا ہے۔ کیا تیرا آبائی خاندان اور کیا دامادی کے رشتہ کا خاندان دونوں برگزیدہ ہیں یعنے جس جگہ تعلق دامادی کا ہوا ہے وہ بھی شریف خاندان سادات ہے اور تمہارا آبائی خاندان بھی جو بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے مرکب ہے خدا کے نزدیک شرف اور مرتبت رکھتا ہے۔

---

ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ جن سادات کے خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی وہ تمام دہلی کے سادات میں سے سندی سید ہونے میں اول درجہ پر ہیں اور علاوہ اپنی آبائی بزرگی کے وہ خواجہ میر درد کے نبیرہ ہیں اور اب تک دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث متصور ہو کر خواجہ ممدوح کی گدی انہی کو ملی ہوئی ہے کیونکہ خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا نہ تھا یہی وارث ہیں جو ان کی لڑکی کی اولاد ہیں اور ان کی سیادت ہندوستان میں ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتی ہے بلکہ سوچنے سے معلوم ہو گا کہ ان کا خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے بڑھ کر ہے کیونکہ خواجہ میر درد نے ان کی عظمت کو قبول کر کے ان کے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں یہ خیال اب سے بھی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کے وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے تھے اور خواجہ میر درد باخدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چغتائیہ سے ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دنیوی حیثیت کی رو سے ایک نواب کا منصب رکھتے تھے اور پھر ان کی وفات کے بعد وہ جاگیر کے دیہات انہی میں تقسیم ہوئے اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میرے الہامات میں جسقدر اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سید اور بنی فاطمہ ہیں یہ ایک خاص فخر کا مقام ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر انکی تعظیم کی ہو بلکہ خدا نے اپنی خاص کلام اور گواہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو ان کے خاندان کا حال ہے اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اسپر ایمان لاتا اور اسی پر ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے کیونکہ اسی پر الہام الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔۔۔۔۔

. . . . . . . . . . . .

غالباً ناظرین الحکم کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو **دہلی** سے کیا تعلق ہے؟ یہ تعلق جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ کے عظیم الشان **نشانات** کا موجب اور **برکات** کا باعث ہوا ہے میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسی تعلق سے بہت سی پیشگوئیاں قبل از وقت شائع ہوئیں اور پورا ہو کر ازدیاد ایمان کا باعث ٹھیریں یہ موقع نہیں کہ ان سب کی تفصیل کی جاوے +

### سفر دہلی کا باعث

**غرض** دہلی کے ساتھ جو یہ تعلق ہے۔ ہر چند ہمارے واجب الاحترام مخدوم حضرت میر ناصر نواب صاحب جو جناب

خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ اور حضرت ام المومنین کے والد ہونیکا فخر رکھتے ہیں دہلی سے ہجرت کر کے دارالامان ہی میں آرہے ہیں لیکن پھر بھی انکے بعض عزیز و اقارب دہلی میں رہتے ہیں - اور سالہا سال سے کوئی تقریب اور موقع ایسا نہیں نکلا تھا کہ حضرت ام المومنین اپنے عزیز و اقربا سے ملنے کیلئے جا سکتیں - گو بارہا ایسا ارادہ کیا اور تجویزیں بھی ہوئیں - مگر قدرتی اسباب اور موانع ایسے ایسے پیش آجاتے رہے کہ تہیہ سفر کے بعد ارادہ ملتوی کرنا پڑا - سال گذشتہ میں بھی اس قسم کا ارادہ کیا گیا مگر اصل یہی ہے -

کل امر مرھون باوقاتھا

ہر کام کے لئے اللہ تعالے نے کوئی وقت مقدر کیا ہوا ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سفر دہلی کے لئے یہی وقت تھا - امسال بھی حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی علالت کے باعث یہ ارادہ فسخ ہو چکا تھا لیکن جب ان کی بیماری کی شفا کا نتیجہ بھی **شہادت** اور **رحلت** ہی ہوا تو پھر اس سفر دہلی کے عزم و ارادے میں نئی تحریک شروع ہوئی - اس تحریک کا ایک اور باعث جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن کا قیام دہلی بھی تھا + قادیان میں کس کس طرح یہ طیاریاں ہوتی اور فسخ ہوتی رہیں - اس سے یہاں کے رہنے والے خوب جانتے ہیں - وجہ یہ تھی کہ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ناساز تھی آپ تکالیف سفر کا لحاظ کر کے ارادہ نہ فرماتے تھے اور حضرت ام المومنین آپ کی ناسازی طبع کے باعث جانا ناگوار فرماتی تھیں دراصل بات یہ ہے کہ **مامور من اللہ** کی حرکت و سکون اذن الٰہی کے ماتحت ہوتی ہے بلکہ میرا تو یقین ہے کہ یہ لوگ (مامور) قضا و قدر آسمانی کے **یادنما** ہوتے ہیں انکی حرکات و سکنات بتا دیتی ہیں کہ آسمان پر کیا طیاریاں ہو رہی ہیں

مبارک وہ جو ان کی اس طرز زندگی سے فائدہ اٹھائیں -

**استخارہ** مختصر یہ کہ آخر اعلیٰحضرت نے اس امر پر فیصلہ کیا کہ میں استخارہ کروں گا پھر جو اللہ تعالے ظاہر کرے اسپر عمل کریں گے چنانچہ آپ نے استخارہ کیا اور اسپر ۱۹ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو یہ الہام ہوا -

لا تقوموا ولا تقعدوا الا معہ + لا تردوا مودۃ الا معی انی معک وامع

**اہلاً** -

یہ الہامات ۲۶ - اکتوبر کے الحکم میں معمولاً شائع ہو چکے ہیں ان الہامات کے ہونے پر سفر کا ارادہ کیا گیا اور خاکسار **ایڈیٹر** ۲۱ - اکتوبر کی صبح کو حسب الحکم اعلیٰحضرت گاڑی ریزرو کرانے اور بعض دوسرے ضروری امور متعلقہ سفر کے انصرام کے لئے روانہ ہوا - اور قادیان سے آپ کی روانگی ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مقرر ہوئی - اور یہ قرار پایا - کہ بٹالہ سے آپ ۱۰ بجے کی گاڑی میں سوار ہو کر امرتسر سے رات کے ۹ بجے کی گاڑی میں دہلی کو روانہ ہوں یہ مسافر گاڑی ۲۳ کو ۳۰ بجے دہلی پہنچنے والی تھی -

(باقی آیندہ)

## سلسلہ عالیہ کی ضروریات اور مہمات

ابھی الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب نے اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے لنگر خانہ کے متعلق ایک چٹھی شائع کی ہے + اور جو غالباً سب احباب پڑھ چکے ہونگے + اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کی ضروریات کس طرح پر یوماً فیوماً بڑھ رہی ہیں اور یہ ترقی کی اس زبردست رو کے لئے جو اس سلسلہ کے لئے مقدر ہو چکی تھی ضروری تھیں - جبکہ قریباً تیس سال پہلے اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندے کو فرما چکا تھا

یاتون من کل فج عمیق

یعنے دور دراز راہوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے - اور پھر لا تصعر لخلق اللہ کہہ کر انکی کثرت کی طرف بھی ایما کر دیا تھا - پھر یہ ناممکن تھا کہ سلسلہ کی ضروریات میں ترقی نہ ہوتی - اگرچہ جہاں اللہ تعالےٰ نے کثرت مخلوق کا وعدہ کیا تھا وہاں اسکے تکفل اور اخراجات مہمانداری کے پہنچانے کا بھی وعدہ کر لیا ہے یہ کہکر کہ

یاتیک من کل فج عمیق

مگر جس طرح پر سنت اللہ واقع ہوئی ہے یہ ضروریات اسی طریق پر فراہم ہونگی + اور اسباب کا تقاضا یہی ہے کہ قوم ان کے بہم پہنچانے کا فکر کرے -

میں ایک عرصہ سے چلا رہا ہوں کہ چونکہ قومی ضروریات کا دامن اور دائرہ وسیع ہو رہا ہے اسلئے قوم کو ان ضرورتوں سے آگاہ کرنے کیواسطے قوم کا وجود مشخص کرنا چاہیئے + حضرت اقدس نے اس ضرورت کو اعلان بیعت کے وقت سے محسوس کیا اور باضابطہ اسماء مبائعین کو محفوظ رکھنے کی ہدایت کی مگر مختلف اشخاص کے ہاتھ میں یہ کام جا کر بجائے مکمل ہونیکے بہت ہی ناقص رہ گیا + اسپر میں نے **شیرازہ قوم** کے عنوان سے مضامین لکھے اور قوم کو توجہ دلائی - جن لوگوں کے دلوں میں جوش اور دماغوں میں ضروریات قوم کی حس تھی انہوں نے اسکی اہمیت کو سمجھ کر اس حصہ میں مجھے مدد دی اور فردیں اور فہرستیں مکمل کر کے بھیجدیں مگر اکثروں نے پرواہ تک نہ کی حالانکہ چھپی ہوئی فردیں یہاں سے بھیجدی گئی تھیں ایسی حالت میں ان مقاصد اور اغراض کی تکمیل میں قوم کی طرف سے خود روک پیدا ہوئی جو نہیں ہونی چاہیئے تھی - اب وہی ضرورت جو میں سالہا سال سے پیش کر رہا تھا آخر پھر پیش آئی - اور مولانا محمد علی صاحب کو ایک سرکلر کے ذریعہ قوم کو آگاہ کرنا پڑا - گویا جو کام ہم کو آج سے آٹھ سال پیشتر کر لینا چاہیئے تھا اب اسے پھر کریں گے - ان امور کو دیکھکر دل میں درد ہوتا ہے -

دیکھو اتم ایک ایسی قوم ہو جسکو آج زمین کی پشت پر اللہ تعالے نے فیج اعوج کا زمانہ گذرنے کے بعد پسند اور انتخاب کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی قوم کہلاؤ - اور اسکا **موعود** ضرور ضرور ایک قوم بنا کر رہیگا اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ اس سے وعدہ کر چکا ہے اسکی فطرت تنہا رہ سکتی ہی نہیں کیا تم نہیں جانتے کہ تیس سال پیشتر اسے الہام ہو چکا ہے رب لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین

پھر یہ کیسی بد قسمتی اور افسوسناک بات ہوگی اگر وہ قوم جو اس کو عطا کیجاوے گی ہماری بجائے کوئی اور ہو - یقیناً یاد رکھو کہ اس کی ضروریات کا خود اللہ تعالےٰ سامان ہے اسنے اپنے بندے کا آپ **متوکل** نام رکھا ہے وہ خود بندوبست کریگا - مگر افسوس ہوگا (خدا نکرے کہ ہو) ہم پر اگر ہم ان برکات اور فیوض کے وارث نہ ٹھیرے جو ان نصرتوں اور تائیدوں کے رنگ میں قوم کو ملنے والے ہیں -

اسلیئے ضروری ہے کہ **قومی ضرورتوں** کو سرسری نظر سے نہ ٹالدیا کرو - بلکہ ان کو اپنے مقاصد کا جزو اعلےٰ سمجھ کر سب سے اوّل ان ضرورتوں پر غور کرو - اور ان کی تکمیل کی فکر کرو - حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت کے اوقات گرامی کو بڑی تشویش ہوتی ہے اور فی الحقیقت یہ بات سچ ہے مگر میں تمہیں اس سے بھی زیادہ یہ کہتا ہوں کہ قوم کو مولوی محمد علی صاحب ایسے گراں قدر انسان کے اوقات کو بھی مشوش نہیں کرنا چاہیئے تم نہیں جانتے کہ وہ ساری قوم کیطرف سے **کفّارہ** ہو کر حضرت اقدس کے منصب **کسر صلیب** کے لئے کمر بستہ ہو کر یورپ کی مذہبی دنیا سے جنگ کر رہا ہے ایسی حالت میں ان کے اوقات کو مشوش کرنا بھی میرے نزدیک ایک قسم کی معصیت ہے - یہ ضرورتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے ہمکو اکابران امت کو تکلیف اٹھانے کی نوبت ہی نہیں آنے دینا چاہیئے - خود فکر کرنا چاہیئے + مجھے امید ہے کہ قوم اس مضمون کے بعد بیدار ہو جائیگی اور ان ضرورتوں کا پورے طور پر انتظام کرے گی - اور بار بار کی تحریکوں اور تجویزوں سے اپنے اور دوسروں کے اوقات کو ضایع نکرے - جن امور کیطرف اس چٹھی میں توجہ دلائی گئی ہے اسپر پورا عمل کیا جاوے - یعنے اول مکمل فہرستیں طیار ہوں اور پھر کوئی فرد چندہ سے باہر رکھا جاوے - خواہ ایک پیسہ اور ایک دھیلا ہی کیوں نہ ہو - آپ لوگ غالباً اس امر سے ناواقف نہونگے کہ چندہ کا ادا کرنا ایمان میں ایک خاص تقویت پیدا کرتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت سے ثابت ہے کہ کوئی بھی مالی امداد کرنے والوں میں سے ضعیف الاعتقادی یا کسی کمزوری کا ملزم نہیں ہوا - اگرچہ خدا کے فضل سے قریباً سب وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی جہان کے نور تھے مگر **ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو شرف ملا** اس میں کوئی شریک نہیں ہو سکا - اس لئے کہ سب سے پہلے مکہ کی مصیبت کی گھڑیوں میں صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کیا - ہماری جماعت کی نسبت خدا کی کتاب نے **آخرین منہم** فرمایا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کی جماعت بھی صحابہ کے رنگ اور خو بو کی جماعت ہوگی قطع نظر اور مماثلتوں سے ایک بھاری مماثلت اس وقت ان دونوں گروہوں میں ہونی چاہیئے **صحابہ** کو اسوقت دو خطرے درپیش تھے ایک **خطرہ جان** اور ایک **انفاق مال** - اسوقت خدا کی مشیت نے صرف ایک ہی **خطرہ آخرین** کے لیے رکھا ہے یعنے **انفاق مال** - اس لیئے ضروری ہے کہ سلسلہ کی طرف سے درخواست پر درخواست ہو اور وہ [illegible]

یہی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے راست میں سلسلہ سے تعلق اس کے مقاصد سے حل پیدا رہتی ممکن ہے۔ ورنہ یہ بات کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتی کہ ایک شخص آیا۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے چلا گیا۔ اور گھر میں جا بیٹھا۔ اور پھر اس سلسلہ کے بہبود اور منافع سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ ارادہ کر چکا ہے۔ کہ یہ جماعت صحابہ کی سیرت اور فضائل سے متحلی ہو جاوے۔ اس لئے اس نے ہماری راہ میں مالی ابتلا رکھدیا ہے۔ اور اگر یہ ابتلا ہی نہ ہوتا۔ تو کوئی اور صورت نہ تھی کہ ہم ان **ثوابوں** کو حاصل کر سکتے جو پہلی جماعت نے حاصل کئے۔

آخر میں **لنگر خانہ** کی ضروریات کو خصوصیت سے پیش کرتا ہوں کہ اسکا خرچ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور لنگر خانہ کے متعلقات مکانات کی وسعت۔ چارپائیوں اور مہمان داری کے دیگر لوازمات بڑھ رہے ہیں۔ اور جن کی طرف مختلف وجوہات کے سبب احباب کی توجہ نسبتاً کم ہو گئی ہے۔ اس لئے بہت جلد ان کی طرف مستقل توجہ ہونی چاہیئے ان اخراجات کی روزبروز افزونی اور قوم کا ضعف معہ بے سامانی متفقاً اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ قدم کے قوم بننے کا وقت دراصل اب آیا ہے۔ اب ارادتمندوں کی ارادت مخلصوں کا اخلاص اور عشاق کی جان نثاری معرض امتحان میں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود کے انفاس کے طفیل امید ہے۔ کہ ان سب امتحانوں میں ہماری جماعت پاس ہو جائیگی۔ انشاء اللہ العزیز میں سمجھتا ہوں کہ اس ضرورت پر میں کافی لکھ چکا اللہ تعالیٰ ان کلمات میں برکت رکھدے اور انہیں مفید اور موثر ثابت کرے۔ آمین

---

# یادگار کریمی

---

حضرت مخدوم الملت کی یادگار کے متعلق میں ایک تحریک کر چکا ہوں اور وہ تحریک حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے پاس ہو چکی ہے قوم میں اس کے متعلق ابھی سرسراہٹ شروع ہوئی ہے حالانکہ اس وقت یہ تحریک بڑے زور سے کام کر رہی چاہیئے **سیالکوٹ** کی معزز جماعت جس نے **حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ** دکھا دیا ہے اور جو سیالکوٹ کی ہر ایک تحریک پر پرجوش عملی کوشش کرنے کی عادی ہو گئی ہے اسنے ارادہ کر لیا ہے کہ کم از کم **ایک ہزار روپیہ** یادگار کریمی کے لئے عطا کرے مجھے پرائیویٹ خطوط سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کی **ایک چوتھائی** اس یادگار میں عطا کرے۔ اور اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے میری رائے میں یہ تجویز بہت پسندیدہ اور قابل تقلید ہے۔ اگر ہماری جماعت اس تجویز پر عمل کرنے والی ٹھہری تو تھوڑے دنوں میں انشاء اللہ العزیز **یادگار کریمی** کا فنڈ کافی رقم پیش کریگا۔ لاہور کی جماعت اور امرتسر۔ کپورتھلہ۔ وزیرآباد۔ جہلم۔ پشاور۔ گجرات انبالہ۔ میرٹھ۔ لدھیانہ۔ شملہ۔ کریام۔ کاٹھگڑھ سٹروعہ۔ ملتان۔ سیدوالہ۔ پٹیالہ۔ حیدرآباد دکن منی پور وغیرہ کی جماعتوں کی طرف سے ابھی خبر نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟

امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد مندرجہ بالا جماعتیں باقاعدہ اطلاع دیں گی۔ اور ہر ایک جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ **اس روپیہ کو جو یادگار کریمی** کے طور پر جمع ہو بڑھانے کی تجاویز لکھے۔ باہر کی جماعتوں کو توجہ دلا چکنے کے بعد میں اپنی دارالامان کی جماعت کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ بتا سکتی ہے کہ اسنے کسقدر روپیہ **یادگار کریمی** کے لئے تجویز کیا ہے۔ قادیان کی جماعت سب سے اول اس امر کی حقدار ہے کہ وہ دل کھولکر اس چندہ کی تکمیل کا فکر کرے۔ حقیقت میں یہ افسوسناک امر ہوگا۔ اگر قادیان کی جماعت بالکل بے فکر ہو مگر میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کی جماعت اس معاملہ میں **سیالکوٹ** کی جماعت سے پیچھے نہ رہیگی۔ **یادگار کریمی** کے روپیہ کو بڑھانے کے لئے جو تجاویز میرے اپنے ذہن میں ہیں وہ میں دوسرے وقت پیش کر دونگا۔ فی الحال اسباب کی ضرورت ہے کہ روپیہ فراہم کیا جاوے۔ میں قادیان کی جماعت کے معزز ارکان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ **یادگار کریمی** کے لئے **ایک باقاعدہ** سب کمیٹی تجویز کریں جب تک تقسیم محنت کے اصول پر کام نہیں ہوگا مشکلات آتی رہیں گی۔

---

# استفسار اور انکی جواب

---

(۱) ٹسر کی پگڑی مرد کو باندھنی جائز ہے؟ ٹسر سے میری مراد سوت اور ریشم ملا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ٹسر کی پگڑی بالکل ریشم کی مانند ہوتی ہے خدا جانے ریشم سے علیحدہ ہے یا ریشم ہی کی ایک قسم ہے۔ ایسی پگڑیاں عام ملتی ہیں۔

(۲) نکسیر یا قے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ کبھی کبھی وضو کرتے وقت داتنوں پر انگلی پھیرنے سے خفیف سا خون نکل آتا ہے۔ اس سے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ کبھی اتنا خفیف ہوتا ہے کہ تھوک میں صرف تھوڑی سی سرخی کی جھلک ہوتی ہے۔ قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۳) (ا) نکسیر یا قے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

(ب) روزہ میں اپریشن یا عمل جراحی کرایا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(ج) روزہ میں بدن پر کسی قسم کا تیل دوا کے طور پر مالش کرنا روزہ کو توڑتا تو نہیں؟

(د) روزہ میں کلوروفارم سونگھنے سے روزہ میں تو کوئی حرج نہیں واقع ہوتا؟

(ہ) روزہ میں خوشبو سونگھنا سر میں تیل ڈالنا۔ سرمہ ڈالنا روزہ کو مکروہ تو نہیں کرتا؟

(۴) اگر عورت حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو تو کیا اسکو روزہ رکھنا چاہیئے یا صرف ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلا دینا چاہیئے۔ اور اگر رکھنا چاہے تو کسی کو اگر روزہ سے دودھ میں کمی کا خیال ہو۔ یا حمل میں نقصان کا اندیشہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔

(۵) یہاں چاند رمضان کا دکھلائی نہیں دیا۔ کیونکہ اوس دن ابر تھا۔ صبح کو ۱۰ بجے دوسرے دن روایت آئی کہ چاند دیکھا گیا اور آج روزہ ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے روزہ رکھ لیا۔ مگر صبح کو ناشتہ کر چکے تھے اب گذارش یہ ہے کہ آیا یہ روزہ ہو گیا یا نہیں ہوا۔ اور کیا اس کے بدلے دوسرا روزہ رکھنا چاہیئے۔

(۶) سر پر پگڑی ہو تو محض پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے؟

(۷) اگر کسی فرش کی نسبت اشتباہ ناپاکی کا ہو۔ اور اوس فرش پر پانی گر جاوے اور اوس پانی میں کپڑا بھیگ جاوے تو کیا کپڑا دھونا چاہیئے یا اگر بھیگے ہوئے پاؤں اوس فرش پر پڑیں تو کیا پاؤں ناپاک ہو گئے؟

(۸) اگر با جماعت نماز ہوتی ہو۔ اور آدمی پیچھے سے آکر ملے۔ اگر امام رکوع میں ہو۔ تو کیا کرے۔ کیا نیت باندھتے ہی رکوع میں چلا جاوے اور اسکی وہ رکعت ہو گئی یا نہیں؟ یا ضروری ہے کہ حمد و ثنا اور سورۃ فاتحہ پڑھکے شامل ہو۔ تو اوس صورت میں امام شاید سجدہ میں ہی پہنچ جائیگا۔ اور اگر رکوع میں شامل ہونے سے اسکی وہ رکعت ہو جاتی تو اب گویا وہ رکعت ضائع ہو گئی۔ یا اگر سورۃ فاتحہ پڑھی اور رکوع میں گیا اور امام سجدہ سے اوٹھکر دوسری رکعت شروع کرے۔ تو پھر کیا کرے۔ وہ امام کے ساتھ تو شامل نہیں ہو سکا اور آیا اسکی رکعت ہو گئی یا نہیں؟

(۹) تیمم کیلئے ایک ضرب کافی ہے یا دو؟ اور کیا ضرب کے بعد صرف ہاتھوں پر کلائی تک ہاتھ پھیرے یا کہنی تک؟

(۱۰) بلی کو مارنا کیا گناہ ہے؟ بعض دفعہ جنگلی بلیاں بہت تنگ کرتی ہیں۔

(۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من حلف بطلاق او ...... وقال انشاء اللہ تعالیٰ متصلاً ...... علیہ۔

میں یہ مطلب تو جناب کے ارشاد کے مطابق سمجھ گیا کہ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہیں پڑتی۔ مگر یہ کس موقع پر ہوا کرتا ہے؟ کیونکہ جو طلاق دیگا وہ مجبور ہو کر دیگا۔ اور عورت کو چھوڑنا چاہیگا۔ اور اگر وہ چھوڑنا نہیں چاہتا تو طلاق کیوں دیتا ہے؟ غرض اس حدیث شریف کا موقع اور محل دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

(۱۲) تسبیح کے متعلق جس شخص نے مجھے حدیث لکھکر دی ہے اوسکی نقل کئے دیتا ہوں۔

هو العالم

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیل من اللیالی بذکر اللہ ذکراً کثیراً وفی یدہ الیمنی شیأ فقلت یا رسول اللہ ای شیء ھذا فی یدک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ھذا تسبیحۃ عدت علی ھذا اسماء الانبیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک التسبیحۃ من حطب او من رمل او حدید او تراب فقال من راحۃ تلک من حطب بعضاہ۔ ۱۲ فتح البخاری شرح صحیح البخاری فی باب شمائل النبی ۱۲۔

عرض ہے آیا یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع۔ اور اسکا کیا مطلب ہے؟

## جواب

(۱) ٹسر ریشم نہیں ہوتا ٹسر تو درخت کی چھال ہی ہے جس کی قسم سے ریشم جلانے سے اکٹھا ہو جاتا ہے اور سن وغیرہ میں نار رہتا ہے۔ (۲) نکسیر اور قے سے وضو کے ٹوٹنے میں علماء کا اختلاف ہے میری تحقیق میں وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ قہقہہ سے ہاں احتیاط اور بات ہے۔ (۳) نکسیر یا قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا + اپریشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا + نہ مالش روغن سے اور نہ سونگھنے سے نہ خوشبو سے نہ سر میں تیل ڈالنے سے نہ سرمہ سے نہ کلوروفارم سے۔ (۴) حاملہ اور دودھ پلانیوالی روزہ نہ رکھے۔ (۵) روزہ ناشتہ کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسواسطے آپ ایک روزہ رکھیں (۶) پگڑی پر مسح میں اختلاف ہے میری سمجھ میں جائز ہے اور احتیاط ہے کہ سر پر مسح کرے۔ (۷) فرش پر بظاہر پلیدی نہ ہو تو پاک ہے۔ جو رکوع میں شریک ہوا تو وہ رکعت پانیوالا ہو گیا۔ یہ بات حدیث سے ثابت ہے (۹) تیمم ایک ضرب ہے اور ہاتھ کا مسح کلائی تک کافی ہے۔ (۱۰) بلی کیا کسی کو دکھ دینا جائز نہیں بلی کی خصوصیت نہیں۔ (۱۱) انشاء اللہ کہنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر اللہ چاہے اور اللہ کی مشیت سے انسان بے خبر ہے اسلئے انشاء اللہ کے ساتھ طلاق نہیں ہوتی۔ موقع اسکا یہ ہے کہ انسان کسی لحاظ کسی ڈر سے خاطر طلاق تو دیتا ہے مگر اسکا دل نہیں چاہتا تو انشاء اللہ کو

# مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب مغفور صافی مرحوم

اے کریم خوش مقال اے صافیِ روشن خیال
تیری فرقت نے کیا ہم کو بہت آشفتہ حال
تیری تقریریں معانی خیز و دلکش دل پسند
وہ تری معجز بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاقِ کریمانہ میں تھا صدق و صفا
تیری طرزِ زندگی تھی راستبازوں کی مثال
تیری خلوت اور جلوت میں تھا اخلاص و وفا
معرفت کے رنگ میں رنگین تھا تیرا حال و قال
اے گلِ خندان، باغِ معرفت تو ہے کہاں
اب تجھے لائیں کہاں سے ڈھونڈ کر ای خوش خصال
تیری خوش الحانیاں کانوں میں پھرتی ہیں مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہیں اے خوش جمال
تیرے چھٹنے سے ہمیں صدمہ ہے لیکن اے اخی
عالمِ فانی سے کرنا ہے سبھی کو انتقال
موت اپنے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
ٹل نہیں سکتا کبھی حکمِ خدائے ذوالجلال
ضعفِ انسانی سے ہمکو ہے یہ سارا رنج و غم
ورنہ مومن کے لئے یہ وقت ہے وقتِ وصال
خوش نصیبوں کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیاتِ طیبہ ہے اس کا کیا رنج و ملال
خوش نصیب اوسکے جسے ہو جلد یہ فرقت نصیب
وہ مبارک جس کے حق میں نکلے ایسی نیک فال
یہ حیاتِ دنیوی مومن کو ہے اک ابتلاء
ہے یہ وہ دار المحن رنج و الم جس کا مآل
اے خدائے مرجعِ خورد و بزرگ و جزو و کل
تو ہمیں بھی ان مصائب ان بلاؤں سے نکال
اے خدا ہم کو بھی ہو یہ نعمتِ قربت عطاء
تا نہ ہو تیری بھری محفل میں شرم و انفعال
خوش نصیبوں میں کسی سے کم نہ تھا عبدالکریم
اس کی مرگ و زندگی دونوں بجائے خود مثال
یہ رہا جب تک جہان پر دل میں اس کا گھر رہا
کس خوشی سے اس نے کاٹے اپنے سینتالیس سال
جب زمانہ میں ہوا دورِ بہارِ دل کشاء
مہدیِ آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان میں
دشمنِ حق ہو گئے اکثر شیوخِ با کمال
عالموں کی فوج برسانے لگی تیر و تفنگ
کوئی کافر مفتری کہتا کوئی دجال ضال
تھا بظاہر بیکس و بے یار **مامورِ خدا**
نصرتِ حق کے لئے تھا ہند میں قحط الرجال

یوں تو کہنے کے لئے لاکھوں مسلمان ہیں یہاں
شیفتہ اسلام کے ان میں بہت لیکن خال خال
چھا گئی تھی مطلعِ اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتابِ صدق کا حسن و جمال
یہ کریم النفس رکھتا تھا۔ مگر قلبِ سلیم
سر میں نخوت تھی نہ دل میں تھی حبِّ جاہ و مال
دل میں پہلے ہی سے تھی عشقِ الٰہی کی چمک
مل گیا نسخہ مسیحِ وقت سے جب حسبِ حال
بڑھ گیا جوشِ محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رگ رگ میں اسکی بادۂ ذوقِ وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام اللہ کی
ہو گیا اوس سوزِ پنہاں میں یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی سوئے بحرِ معرفت
پہلوئے احمد میں آ بیٹھا یہ مردِ خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے وطن کو چھوڑنا
فرقتِ خویش و اقارب فرقتِ اہل و عیال
سخت تر اس سے بھی ہے نبیوں کی صحبت میں قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایوں بخت انسان اے اخی عبدالکریم
یہ اقامت قوم کے حق میں تھی اک عمدہ مثال
شدتِ امراض میں بھی تو رہا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی باوفا لوگوں کی چال
تربتِ تو عنبریں بادا اے انیس و جان نثار
بر تو بر اہل و عیالت باد فضلِ کردگار

## بند دوم

اے دلِ غمناک بس اے دیدۂ خون بار تھم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس دردِ فرقت کا علاج
دیدۂ خون بار شوقِ وصلِ خالق میں ہو نم
رنج دل میں ہو تو ہو اس اپنے رہ جانے کا رنج
کچھ الم ہو بھی تو ہو اس قیدِ ہستی کا الم
دل دکھاتی ہے ہمیشہ فطرتاً مرگِ اخی
صابر و شاکر قضا پر اس زمانہ میں ہیں کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہیں یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکمِ حکم
جانے والی چیز کا دنیا میں غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہیں پھر لوٹ کر لینا جنم
جیسے اگلے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہے ضرور
رہنے والی ہے ہمیشہ ذاتِ ربِ ذوالکرم
مرنے والے پر خدا کی رحمتیں ہوں تا ابد
رہنے والوں کو مناسب ہے بنیں نقشِ قدم
نقش بر آب اس حیاتِ چندروزہ کا ہے نام
اس میں سستی زہر ہے اس میں تغافل ہے ستم
چاہئے کچھ زادِ راہِ آخرت اے ہوشمند

اس سفر میں کام آئیں گے نہ دینار و درم
مرنے والے کی طرح ہاں چاہئے حسنِ عمل
تا رہے ہم پر ہمیشہ سایۂ فضل و کرم
تا ہماری مشکلیں آسان ہوں منزل سہل ہو
تا نہ سدِّ راہ ہوں دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہیں ہاں فضل ہو جائیگا
عنقریب اے **صافی** مرحوم ملجائیں گے ہم
غم غلط کرنیکو یارب دے کوئی نعم البدل
تا بچھڑنے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقویٰ ہم کو نورِ معرفت درکار ہے
ہم نہیں ہیں تجھ سے یارب طالبِ جاہ و حشم
اتباعِ سنتِ احمد کی تو توفیق بخش
اپنی راہِ راست پر تو ہم کو رکھ ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جا رہا ہے دمبدم
ساتھ نہ جائیں گی نہ خویش و اقربا کی مجلسیں
جیتے دم تک کے ہیں یہ فرزند و زن یہ جاہ و حشم
ہست گوہر باغِ دنیا را بہار چند روز
دل مدہ ہرگز بہ عیارے کہ یار چند روز

(ذوالفقار علی خان برہم)

# مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب - امید ہے - کہ مندرجہ ذیل اشعار فخر قوم یا قومی آرگن الحکم میں درج کر کے مشکور و ممنون فرماویں گے۔

وھو ھذا

عالم کا اک سہارا احمد کا جانشین ہے
شاہد ہے اسپہ فرقان منہم جو آخرین ہے
مہدی یہی مسیح ہے جسپہ اک گواہ ہے
آخر میں گرچہ یہ ہے رتبہ میں اولین ہے
انصاف تجھ پہ چھوڑا آنکھیں کہاں ہیں تیری
شاہد نوشتہ سرکش - مِنّی ھدیٰ برین ہے
دل سے زبان سے جان سے کیوں ہوں نہ اسپر فدا
بھیجے سلام جسپر خاتم جو مرسلین ہے
اہلِ بتان ہیں - بے حس بت گر گئے ہیں اوندھے
کافر گشتہ دم ہے یا تیغِ آہنین ہے
حربہ ہے جسکے بھاگا دجال دم دبا کر
منکر فسردہ جس سے آج بھی شرمگین ہے
دشمن کا گھر ٹٹولا توڑی صلیب جس نے
رونا کلیسا جس سے شیطان غم گزین ہے
برکت سے جس کے دم کی عالم ہوا ہے زندہ
اپنا مسیح وہ ہے مہدی دین وہی ہے

---

عالم نے رنگ پلٹا الفت اٹھی جہان سے
بھائی کا بھائی دشمن آزردہ بیٹی ماں سے
رنگ قمر ہے پھیکا خورشید بے ضیا ہے
ٹوٹے ستارے سارے پردے گرے مکان سے
پورب سے بجلی چمکی پچھم ہوا اجالا
اے اہلِ چرخ جاگو آئی ندا یہاں سے
سر تو اوٹھاؤ اپنا دیکھو جلالِ آدم
تم کو تسلی دینے آیا وہ مہربان سے
ابدی حیات یہ ہے پانی ہے زندگی کا
آؤ پیو پیاسو اس چشمۂ رواں سے
زندہ خدا نے بھیجا اپنا وکیل یہ ہے
مردہ خیال چھوڑو جھگڑو نہ کلہ بان سے
آنکھوں سے پردے اولٹو دیکھی ہے جنگِ اقدس
توڑا کفارہ باطل تائیدِ آسمان سے
جھانکو نہ آسمان کو تم پھاڑ پھاڑ آنکھیں
الیاس ! یہی اترا اترا نہ کوئی وان سے
احمد ہے نورِ عالم جس کی ضیا تو یہ ہے
عیسیٰ ضیاءِ موسیٰ نسبت زمین زماں سے
محکوم مادہ وان تھا پایا روح بزیر فرمان
جان تھی عزیز اس جا زندہ ہوئے یہاں سے
سن لی دعا خدا نے آئی زمین پہ شاہی
دنیا کے گندے کیڑے سنکر ہوئے زبان سے
کہتے تھے ابنِ آدم اب ہے جو شانِ احمد
آخر سہارا یہ ہے آیا خدا کے ہاں سے
شیرِ دہان وہ نکلا کہتے تھے جس کو برہ
تیرِ دعا ہدف پر پہونچا جو نہی کمان سے
پردہ اٹھایا جس نے تینوں سے اک دکھایا
اپنا مسیح وہ ہے مہدی یہی یہی ہے

---

اے دیشِ ہند سن لے چھوٹی سی داستان ہے
سر پہ ہے کال کرکے گردش میں آسمان ہے
بھولے ہیں قصے تجھکو اپنی پرانی باتیں
غفلت کی نیند سویا گذرا جو کاروان ہے
خوابِ عدم میں ست ہے ڈنکا بجے بہت کا
کلیگ ہے کہتے جس کو آیا وہ ناگہان ہے
بچہ جدا ہے ماں سے برکتیا نے مانگا
الفت اٹھی دلوں سے پرلو کا جو نشان ہے
مادہ بذاتِ خود ہے روح ہے بغیر خالق
حرکت سے ہستی قائم ایشور تو اک گمان ہے
مکتی اصل میں مُکدی ایک قید ہے سراسر
زنجیر یہ جہنم ہے اپنا جو آشیان ہے
تعداد روح بھلا دی اگیانی ایشور ہے
بہرہ ازل سے وہ ہے گونگا گرو مہان ہے
کلیگ کے دیش تجھکو لچھن سناؤں کیا کیا
ہے بات اک بڑی سی جھوٹا مراد یان ہے
شرم و حیا میں عفت غیرت اڑی زمین سے
عصمت کی کشتی ڈوبی تہذیب نیم جان ہے

ہیرِ گمراہ ہوئی مشتہر مرید نزن ہے
غیرون کی ہے گمائی اپنا عزیز جان ہے
مردہ ہوئی زمین تھی برسا ہے ابرِ رحمت
بادِ صبا چلی ہے جوبن پہ بوستان ہے
شاخین سبز شگفتہ کانٹے ہیں خشک جڑ سے
آیا خلاف سے سے منہ اپنا تو باغبان ہے
آیا کرشن جی ہے دل منتظر تھے جس کے
نے ہے سنادی اپنی اپنوں کا جو نشان ہے
جگر سے یہ جسم کیسے دیگا رہائی تم کو
دنیا میں رہنما ہے عقبےٰ کا رازدان ہے
اک ہی شنید پہلے آنکھوں سے دیکھا آ
اوتار آخری یہ مکتی جو بے گمان ہے
ایشور نے کرپا کی ہے بھیجا فضل سے اپنے
کشتی سنبھالی جس نے رحمت کا سایہ بان ہے
رونق قدم سے جس کی شیطان ہوا مقید
اپنا مسیح ہے وہی مہدی دین وہی ہے

---

اک تو نظر ادھر کر بیجا گمان والے
دیکھے ہین تو نے کس جا ایسے نشان والے
آنکھوں پہ ڈالا پردہ تیرا مسیح بنایا
آمت کی خبر لیجو میرے قرآن والے
اک نصرتِ خدا ہے اپنی جو ساتھی اب ہے
دشمن سبھی ہوئے ہین فانی جہان والے
فضلِ خدا ہے شامل تائید حق یہی ہے
زد در دن پہ یہ تلے ہین تیغ و سنان والے
مدعی اچشم عبرت سے غافل رہیگا کب تک
لاکھوں ہوئے ہین مردہ تجھ سے بیان والے
آتھم ہوا صلہ ہین بدنام مولوی سے
پنڈت کدہر ہے دیکھو صاحب گیان والے
دہن بھاگ ہین ہمارے آیا مسیح ہم ہین
ہم کو بچایا تو نے میٹھی زبان والے
داعی زمانہ تیرا داعی ہنی مرض عصیان
دم ہے خدنگ تیرا زیبا کمان والے
انجم سما کے سارے ٹھہرے ہین تیری شاہد
حق پہ فلک پکارا اور آن بان والے
لاکھوں ہی مردہ زندہ دم سے تیرے ہوے ہین
نظر کرم ادہر بھی کون و مکان والے
چارون طرف جہان مین ڈنکا بجا ہے تیرا
احمدؐ زبان ہے تیری صاحب زبان والے
میرے مسیح ہوں مین کمتر غلام بندہ
بندے کی عرض سُن لو دو نو جہان والے
تو ہے غلام احمدؐ احمدؐ ہے شاہ محشر
محشر مین یاد کیجو باغ جنان والے
صدفِ زبان نے تیری امجد دکہایا گوہر
دست دعا ہو بالا عجز و بیان والے

طوطی زبان نے تیری گائے ہین گیت جس کے
اپنا مسیح وہ ہے مہدی دین وہی ہے

---

احقر العباد محمد عبد المجید امجد - ایف - اے
کلاس اسلامیہ کالج لاہور

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب اخویم صاحب - السلام علیکم -
مین امید کرتا ہوں - کہ آپ ان مندرجہ ذیل چند سطور کو اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر نیازمند کو سرفرازی بخشیں گے - وہو ہذا -

# مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایک اعتراض کا جواب

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی کتاب موسومہ (الہامات مرزا) مین لیکھرام کی پیشگوئی کی الہامی عربی عبارت کے لفظ ستۃ سنۃ پر اپنے شاگرد رشید علم الدین کے نام سے اعتراض کیا ہے - کہ نحو کے قواعد کے مطابق یہ غلط ہے - کیونکہ تین سے دس تک تمیز جمع ہوا کرتی ہے - اور سنۃ کی بجائے سنین چاہئیے تھا - مگر مین افسوس سے ظاہر کرتا ہوں - کہ امرتسری مولوی نے حضرت مسیح موعود صاحب دام ظلہٗ پر اعتراض کرتے ہوئے قرآن شریف کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا - اور اسکو بھی اپنی صرف و نحو کے مطابق غلط ٹھہرایا - کیونکہ حضرت مسیح موعود نے قرآن شریف کی اتباع ضرور کی - گو شرح مائتہ کی نہین کی - اب نیازمند مولویصاحب کے اعتراض کا جواب دیتا ہے -

مولوی صاحب - سنیئے - امام عبد القاہر صاحب جرجانی نے اپنی کتاب اسرار البلاغۃ اور اسکے محشی نے دیباچہ مین خوب لکھا ہے - کہ بعض نحویون کے محدود قاعدون نے قرآن - حدیث اور عربی کی وسعت کو لوگون سے چھین لیا ہے - اور نیز ایک مشہور کتاب مفصل نحو کا مختصر متن ہے - اور زمخشری صاحب - کشاف کی تصنیف - اس کی بحث عدد مین لکھا ہے - کہ تین سے دس تک تمیز جمع ہوا کرتی ہے - مگر مولوی صاحب قرآن حمید مین ثلاث مائۃ آیا ہے - اور مائۃ واحد ہے - جمع نہین گویا آپ کی نحو کے لحاظ سے قرآن حمید بھی غلط ٹھیرا - کیونکہ اس نے ثلاث مائۃ کہا ہے - اور مائۃ جمع نہین واحد ہے - پس اگر مرزا صاحب دام برکاتہ نے بھی ستۃ سنۃ مین مفرد تمیز بیان کی - تو کیا حرج ہوا - مگر ہان آپ جیسے متعصب مولویون کو اعتراض کا موقع مل گیا - اور ساتھ قرآن پر بھی اعتراض کر دیا - افسوس - نام کو مولوی - اور قرآن شریف کو غلط کہنا - شرم -

آگے سنو - زمخشری صاحب کو خود یہ اعتراض کھٹکا ہے - کہ عرب لوگ واحد کو جمع کیجگہ استعمال کرتے ہین اور یہ بات اسکی نہایت ہی صحیح ہے اس لئے اس نے مفصل مین یہ شعر لکھا ہے -

کلوا فی بعض بطنکم تعفوا
فان زمانکم زمن الخمیص

مین کہتا ہوں - کہ کلوا کے مخاطب اور تعفوا اور زمانکم کے مخاطب جمع تھے - کیا ان سب کا ایک بطن تھا - نہین وہ تو دو بطن تھے مگر یہان بطون کی جگہ بطن نہین بولا - اسیطرح قرآن شریف مین بہت جگہ واحد کو جمع کے موقع پر بولا ہے +

جن مین سے نیازمند مولوی صاحب امرتسری کی تسلی کی خاطر چند ایک آیات نقل کر دیتا ہے -

والذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار - یہان الحمار واحد ہے مولوی صاحب کے قاعدہ کے مطابق الحمیر چاہیئے -

ثم یخرجکم طفلاً - یہان طفل واحد ہے الاطفال چاہیئے -

وخضتم کالذی - یہان مولوی صاحب کی نحو کے مطابق کالذین چاہئے تھا -

کیون مولوی صاحب تسلی ہوئی - یا کچھ کسر باقی ہے - اور مین امید کرتا ہون کہ آپ ایسے بیہودہ اعتراض کرنے سے گریز کرینگے - ہان اگر مولوی صاحب اس پر کچھ اور لکھنا چاہین تو براہ نوازش نیازمند کو بھی اطلاع بخشین

والسلام

مین نے بسبب کم فرصتی کے صرف ایک اعتراض کا جواب دیا ہے - مگر انشاء اللہ دیکھنا - کہ آپ کے اعتراضون کی کیونکر دھجیان اڑاتا ہون - والسلام -

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

خادم محمد اسلم احمدی مدرس اول - از کاموکی -

اللہ
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم -
ڈیر ایڈیٹر

سچ ہے "دشمن دانا بہتر از دوست نادان" ہمارے مخالفین پر یہی مثل صادق آتی ہے - یہ حضرات بزعم خود اپنے کو محب قرآن و احادیث کہتے ہین لیکن غور کیا جائے تو ان سے بدتر دشمن اور مخالف کوئی نہین ہے - یہ اصل مین یہودیت کا لباس پہنکر ان دونون کے شیرازہ کو اکھاڑ رہے ہین اور اصل غرض ان کی اگر دیدہ و دانستہ نہین بھی یہی ہے کہ قبل الذکر کتاب کی کل تعلیمات برباد و ملیامیٹ کر دیجائے مفصلہ ذیل وجوہات قابل غور ہین اگر مخالفین کو غیرت و حمیت قرآن و حدیث واقعی ہے تو للہ سوچین اور غور کرین اور یہودیت سے توبہ کرین ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ کے منتظر رہین - یہودی تو صرف آیات متشابہات کے خلاف تھے یہ تو بینات کے بھی خلاف ہین نعوذ باللہ من ذالک جو باتین پیش کیجاتی ہین غالباً مخالفین کے مانے ہوئے معنی کے نتائج ہین -

یا عیسیٰ انی متوفیک الخ ہمارے مخالفین متوفیک کے معنی ہنوز امر ﷺ کی ایک ہی ٹانگ آسمان پر جا لیتے ہین - بہت اچھا اب جیسا حضرت عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائین گے اور اس آیت کی تلاوت کرین گے اور حسب منشاء معتقدان حیات مسیح پھر وہ آسمان ہی پر اوٹھا جائینگے کیونکہ یہ جملہ وعدہ کا ہے جس کے معنے کسی حالت مین بدل نہین سکتے ہین اور قیامت تک یکسان رہین گے چونکہ اس مین موت کا وعدہ نہین ہے صرف اوٹھانے ہی کا وعدہ ہے جو ہر وقت ایک حالت پر رہیگا - پس حضرت عیسےٰؑ کی وفات اس سے ثابت نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ کی زندگی بجسدہ العنصری - اگر وہ دو ہزار بار بھی آمد و رفت کرتے رہین نتیجہ یہ ہوا - کہ حضرت عیسےٰؑ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے جو خدا کی خاص صفت ہے اور اگر حضرت عیسےٰؑ دوبارہ آکر وفات بھی پا جائین تب بھی یہ آیت اپنی حالت پر رہیگی اور صریح تکذیب لازم آئیگی -

قال سبحانک ما یکون لی . . . . . .
فانک انت العزیز الحکیم (سورۃ مائدہ)

جو وقت حضرت عیسےٰؑ پڑھینگے وہ تو عین وقت قیامت ہوگا جیسا کہ یوم ینفع الصادقین سے ثابت ہوتا ہے پھر حضرت عیسےٰؑ کا ۴۰ برس یا ۷ برس دنیا مین مع اہل و عیال رہنا اور اس آیت کی قبل از قیامت تلاوت کرنی محض غلط ٹھہرتی ہے ۲۔ مخالفین کہتے ہین کہ حضرت عیسےٰؑ اُمتی ہو کر

آئینگے - لیکن بوقت تلاوت قرآن شریف اونکے متبعین اون کی زبان سے سنین گے اور خود بھی تلاوت کرینگے -

(الف) یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم (ب) ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (ج) اتنی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا - اب ان آیات کو اون کے متبعین منکر اور نظر ڈالکر اونہین امتی جانینگے یا رسول شاید اوسوقت امتی کا عقیدہ اون کے متبعین یعنی اوسوقت کے موجودہ مسلمانون سے الا رسول کی جگہ الا امت پڑھوا وے تو کیا عجب ہے یہہ واضح رہے کہ قرآن کے معنی تو کسی حالت مین بدل نہین سکتے کیونکہ یہ دوامی قانون ہے -

ع۴ پھر جب یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم سے آگے بڑھکر تلاوت کرینگے تو سامنے اون کے یعنی اونکے ہاتھہ مین قرآن شریف ہوگا اور کہینگے مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ (ماشاءاللہ)

ع۵ چلئے آگے بڑھکر اونکی تلاوت سنئے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ع۶ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی تلاوت کرتے وقت وہ کیا خیال کرینگے کہ محمد صاحب میرے بعد آئینگے یا قبل آچکے اور پھر جب آیت تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم پڑھینگے تو کہینگے کہ ہین آسمان پر ہون یا زمین پر یا عالم خواب مین -

ع۷ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (سورۃ النحل الجزو نمبر ۱۴) کی تلاوت تو اور بھی اونہین چکر مین ڈالے گی کیونکہ حسب آیت کریمہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وہ بھی تو الہ باطل ہین - اور اوس وقت آپ زمین پر زندہ تشریف رکھینگے -

ع۸ جب آیت بل رفعہ اللہ الیہ پر نظر پڑیگی تو وہ حالانکہ مخاطب قرآن ہونگے اور آیت اونکو بلا وجہ غائب سے پکاریگی ......

..................

اول یہہ قرآن کی فصاحت کے خلاف ہوتی ہے - دوئم اس معنی کے تحت مین اونکو آسمان ہی پر رہنا چاہئیے مگر خلاف اس کے اپنے کو زمین پر دیکھین گے کیا اس آیت کی وہ اوسوقت تصدیق کرین

کے یا تکذیب -

ع۹ مخالفین اس آیت ان من اھل الکتب الا لیومنن بہ قبل موتہ سے یہہ معنی نکالتے ہین کہ جب حضرت عیسٰے دوبارہ دنیا مین تشریف لائینگے تو کل یہود و نصاریٰ اونپر ایمان لے آئینگے اور کوئی فرد اون مین کا باقی نہین رہیگا اب حضرت عیسٰے یا مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ متبعین نماز پڑھائینگے اور پڑھینگے سورہ فاتحہ ضرور پڑھی جائیگی اور مغضوب اور ضالین سے بچنے کے لئے دعا بھی مانگی جائیگی مگر جائے تعجب ہے کہ جب ان دونون کا وجود ہی نہین رہیگا تو پھر حفاظت کی دعا کیسی بجلی چمکتی نہین ہے - رعد گرجتا نہین ہے - شیر موجود نہین ہے - یعنی کل ہمیشہ کے لئے لاوجود ہوگئے - پس ایسے زمانہ مین ایک شخص جبکہ کل امن ہی امن ہے - ان چیزون سے حفاظت کی دعاء کرے تو ایسے شخص کو قائم الحواس کہینگے یا مخبوط الحواس اور مغضوب وضالین سے مفسرون کی رائے یہود و نصاریٰ ہے - اور جب اس سے اوپر والی آیت انا قتلنا المسیح عیسٰے ابن مریم رسول اللہ ...... ...... کان اللہ عزیزا حکیما (سورہ نساء) پر غور کیا جاتا ہے تو اور بھی اعتراض اوٹھتا ہے اور مخالفین کے مانے ہوئے معنی پر سخت طوفان نازل ہوتا ہے یعنی جب سب لوگ بغیر استثناء احدے حضرت عیسٰی پر ایمان لے آئینگے اور کسی قسم کا شک وشبہ نہین رہے گا یا یون کہو کہ اہل کتاب کا وجود ہی معدوم ہو جائیگا اب بعد ایمان لانے کے وہ سب ذکر کردہ آیت کو پڑھینگے اور الزام کا مفہوم وہی رہیگا جیسا کہ آیت سے ظاہر ہوتا ہے بیچارے سخت ورطۂ تحیر مین پڑینگے اور کہینگے کہ یہہ کون قوم ہے جنپر یہ الزام لگایا جاتا ہے اور اپنے چارون طرف ایماندارون کو دیکھکر کے سوچینگے اور اس نتیجہ پر ضرور پہونچینگے کہ یہ آیت زمانہ موجودہ کے لئے لغو اور فضول ہے لیکن یہہ ناممکن ہے کہ قرآن کا ایک شعشعہ بھی کسی زمانہ مین لغو اور فضول ہو - علاوہ ازین جب اہل کتاب کا وجود ہی نہین ہوگا تو کل مقامات قرآن کے جہان جہان یا اھل الکتاب کے لفظ آئے ہین تفریح دل لگی ہو جائینگے یعنی منادی کا پتہ نہین اور پھر بھی اوس کو ندا دے رہا ہے اللہ تعالےٰ پر سخت اعتراض وارد ہوتا ہے - نعوذ باللہ من ذالک -

محبوب علی احمدی از مونگیر

# شاہی سیاحت

چونکہ دیر رائل ہائنیس پرنس آف ویلز اینڈ پرنسس آف ویلز سیاحت ہند کے لئے تشریف لائے ہین اور احمدی جماعت اپنی اخلاص ارادت اور فرمانبرداری کیوجہ سے جو خصوصیت کے ساتھہ وہ قیصر ہند اور سلطنت برطانیہ کے ساتھہ رکھتے ہین ان کے حالات سفر کے معلوم کرنے کے ازبس خواہشمند ہے اس لئے الحکم مین بالالتزام یہہ حالات درج ہوتے رہین گے - مین سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے ان شاہی مہمانون کو مبارک باد دیتا ہون اور دلی جوش کے ساتھہ انکا خیر مقدم کرتا ہون - خدا کرے کہ وہ اس سفر ہند سے مفید اور بابرکت نتائج حاصل کرین اور رعایائے ہند کی حالت اور اسکی ضرورتون سے کماحقہ واقفیت بہم پہونچائین - ایڈیٹر -

## حضور ولیعہد بہادر کا ورود مسعود

دیر رائل ہائنیس پرنس و پرنسس آف ویلز باب الہند بمبئی مین پہونچ گئے - ۹ نومبر کو بمبئی مین بڑی رونق تھی - بتیس سال ہوئے جب حضور ملک معظم بحیثیت ولیعہد اس جزیرہ پر رونق افروز ہوئے تھے - اسوقت سے اسے بہت کچھہ ترقی ہوگئی ہے - اس کی حرفت و تجارت بڑھ گئی ہے - اس کے باشندون کے تمول مین بہت کچھہ اضافہ ہوگیا ہے - جس وقت حضور ولیعہد بہادر اپالو بندر پر اترے - اس وقت سے ان کے گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہونے تک چارون طرف سے وفاداری اور عقیدتمندی کے اظہار ہوتی رہی - اس روز دن بھی بہت اچھا تھا معمولی طور پر صبح کو ہر جانب کہر سا چھایا ہوتا ہے - لیکن ۹ - نومبر کو آفتاب کے طلوع ہوتے ہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور مطلع بالکل صاف ہوگیا جس سے سڑکون کی آراستگی کا منظر دوبالا ہوگیا - لوگ نور کے تڑکے ہی کام کاج مین مصروف ہو گئے - کچھہ تو اپنے مکانات کی باقی ماندہ آراستگی مین مصروف ہو گئے - اور اکثر نے اپالو بندر کا راستہ لیا - جو سات ہی بجے آدمیون سے کھچا کھچ بھر گیا تھا ان مین سب قومون فرقون اور جماعتون کے لوگ تھے سفید اور سرخ شامیانے جو حضور ولیعہد بہادر کے استقبال کے لئے نصب کئے گئے تھے - عجیب لطف دے رہے تھے - لوگون کی نظرین سمندر کیطرف لگی ہوئی تھین - ٹھیک آٹھ بجے جھنڈے کے جہاز پر بگل بجنا شروع ہوا - اور چشم زدن مین ہر جہاز پر پھریرے اڑنے لگے - یہ بحری سلامی حضور ملک معظم کی سالگرہ کیوجہ سے ہوئی تھی - ورنہ یہ سلامی دو گھنٹے بعد ہوتی - اس کے بعد افق پر جہاز رناؤن کی جھلک نظر آئی - اور ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر ۳۱ شلک سلامی کی سر ہوئین - جس کا یہ مطلب تھا کہ جنگی جہاز بندرگاہ مین داخل ہوئے - رناؤن کے آگے آگے فاکس اور پراسپرین تھے - رناؤن پر ہز رائل ہائنیس کا جھنڈا شاہی جھنڈا یونین جیک اور سفید نشان اڑ رہے تھے - اسوقت بندرگاہ کی رونق قابل دید تھی - گیارہ بجے سلامی کی ۳۱ توپین سر ہوئین - اور چارون طرف دھوان چھا گیا - جسے دیکھکر خیال آتا تھا کہ بحری لڑائی مین جہان بارود سے کام لیا جاتا ہے - کیا حشر برپا ہوتا ہوگا - رناؤن ٹھیک اپالو بندر کے مقابلہ مین رکا سوا گیارہ بجے ہر جہاز لنگر انداز ہوگیا - جہاز رناؤن پروگرام کے وقت سے ۴۵ منٹ پہلے لنگر انداز ہوچکا تھا - لیکن چونکہ سرکاری طور پر حضور ویسرائے کے روانہ ہونے مین چار گھنٹہ کی دیر تھی - اس لئے کوئی بڑی رسم عمل مین نہین آئی - اس غرض سے کہ ہز رائل ہائنیس شہر کے اندر دن مین پہونچین والیسرائے بہادر مقررہ وقت سے ۱۵ منٹ بیشتر روانہ ہو گئے - اب مہمان استقبالی شامیانہ مین ہز رائل ہائنیس کا استقبال کرنے کے لئے آنے لگے - جن مین والیان ریاست جیان ہائی کورٹ سکرٹری اور قنصل تھے گھوڑون کی ٹاپون اور توپون کی سلامی نے والیسرائے کی آمد آمد کا اظہار کیا - لارڈ کرزن گاڑی سے اترے ہز اکسلینسی کی مریضانہ حالت دیکھکر ہر شخص کو صدمہ ہوتا تھا وہ لکڑی کے سہارے چلتے تھے ٹھیک تین بجے لارڈ کرزن معہ ہز اکسلینسی جہاز کی مین سوار ہوکر رناؤن کو روانہ ہوئے ۱۵ منٹ بعد لارڈ لیمنگٹن بہادر معہ بمبئی ڈپوٹیشن جس مین چیف جسٹس بشپ آف ڈائوسیز اور ممبران کونسل شامل تھے روانہ ہوئے - دیر رائل ہائینسز اس جہاز سے اترے جو انہین ہندوستان لایا تھا اور کل بیڑے نے شاہی سلامی سر کی بندر پر پہلے ہز اکسلینسی الیسرائے اور پھر علی الترتیب ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز ہز رائل ہائنس پرنسس آف ویلز اور دیگر[illegible]